وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر

(غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ بحیثیت مظہرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم)

(صاحبزادہ) محمد محب اللہ نوری

انجمن حزب الرحمٰن
شعبہ تبلیغ دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور (ضلع اوکاڑہ)

بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم صل على سيدنا و مولانا

محمد و على ال سيدنا و مولانا

محمد كما تحب و ترضى له اللهم

صل و سلم على سيدنا و مولانا

محمد و على ال سيدنا و مولانا

محمد بعدد كل معلوم لك

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر

(غوثُ الوریٰ رضی اللہ عنہ بحیثیت مظہرِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم)

(صاحبزادہ) محمد محبُّ اللہ نوری

انجمن حزبُ الرحمٰن

شعبۂ تبلیغ دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور (ضلع اوکاڑہ)

کتاب---------- ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
(غوث الوریٰ بحیثیت مظہر مصطفیٰ)

تصنیف---------- (صاحبزادہ) محمد محب اللہ نوری

سن تصنیف---------- ربیع الاول ۱۴۱۷ھ ر جولائی ۱۹۹۶ء

سن طباعت---------- ربیع الآخر ۱۴۱۸ھ ر اگست ۱۹۹۷ء

کمپوزنگ---------- نوری کمپوزنگ سنٹر، دارالعلوم
حنفیہ فریدیہ بصیرپور شریف (اوکاڑہ)

پروف ریڈنگ------ مولانا حافظ محمد اسد اللہ نوری
• مفتی محمد لطف اللہ نوری اشرفی

مطبع---------------- شرکت پرنٹنگ پریس لاہور

ناشر---------------- انجمن حزب الرحمٰن

☆☆☆☆☆ ملنے کے پتے ☆☆☆☆☆

- ○ انجمن حزب الرحمٰن، دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیرپور شریف (اوکاڑہ)
- ○ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور
- ○ مکتبہ قادریہ، نزد وودو ہوٹل، گنج بخش روڈ، لاہور
- ○ مکتبہ اشرفیہ، منڈی مریدکے، ضلع شیخوپورہ
- ○ مکتبہ غوثیہ رضویہ، محمود شہید روڈ، شاہدرہ اسٹیشن، لاہور
- ○ مکتبہ نوریہ، چوک لوہے والا گیٹ، نزد دربار بابا بلھے شاہ، قصور

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِکْرَکَ کا ہے سایہ تجھ پر

بول بالا ہے ترا ذکر ہے اُونچا تیرا

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی

غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ درمیانِ اولیاء

چوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم درمیانِ انبیاء

ترتیب

ترتیب

ترتیب

ترتیب

کچھ بیاں اپنا

اللہ تبارک و تعالیٰ کے وہ محبوب بندے جنہیں اس کائنات میں خصوصی عزت، عظمت، شہرت اور مقبولیت نصیب ہوئی اور جنہیں اللہ تعالیٰ جل و علا نے اپنے خاص قرب سے نواز رکھا ہے، ان میں محبوب سبحانی، قطب ربانی، شہباز لامکانی سیدنا غوث اعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام و مرتبہ نہایت ممتاز ہے----- آپ نسبی و روحانی اعتبار سے حضور پرنور سید عالم حضرت احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا کے لخت جگر اور نور نظر ہیں----- آقا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ پر خصوصی شفقت اور نگاہ رحمت ہے یہی وجہ ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صورت و سیرت اور جملہ کمالات ظاہری و باطنی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب و وارث اور مظہر اتم ہیں۔

آپ نے اتباع نبوی میں زندگی بسر کی اور تصوف و طریقت اور شریعت مصطفوی کی ترویج و اشاعت اور تجدید و احیاء دین کے لئے خود کو وقف کر رکھا تھا۔

آپ کی ذات ستودہ صفات فیضان مصطفوی کی امین اور اللہ کی جانب سے نعمت عظمیٰ کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ کی کرامات دراصل حضور سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوات کے معجزات ہیں، جن کا ظہور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لاڈلے فرزند اور مظہر، سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک ہاتھوں ہوا۔

آپ کے انہی اوصاف کو مد نظر رکھتے ہوئے گذشتہ سال ربیع الاول شریف

(۱۴۱۷ھ) میں "نور الحبیب" کے لئے مضمون لکھنے بیٹھا تو سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی باطنی توجہ سے قلم چلتا گیا اور مضمون، طویل مقالہ کی شکل اختیار کر گیا----- جسے اب کتابی صورت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ آغاز میں سیرت غوثیہ کے عنوان سے آپ کی تابناک حیات طیبہ کے چند پہلو نمایاں کرنے کی سعادت حاصل کی ہے، جن سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ آپ سیرت و کردار اور فضائل و کمالات میں اپنے جد کریم علیہ التحیۃ و التسلیم کے عکس جمیل ہیں۔

یہ کتاب صرف انہی اہل ذوق کے لئے ہے جن کے قلوب عظمت اولیاء اور محبت غوث الوریٰ سے مملو ہیں، اس کے مطالعہ سے انہیں ایمانی حلاوت اور روحانی طراوت نصیب ہو گی۔ان شاء اللہ تعالی خدا کرے، بارگاہ غوثیت مآب میں یہ ہدیہ عقیدت شرف قبولیت سے نوازا جائے۔

اللہ تعالیٰ جل و علا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی غلامی اور اپنے مقبول بندوں خصوصاً سیدنا غوث اعظم کی محبت و عقیدت اور آپ کے مشن پر گامزن رہنے کی توفیق مرحمت فرمائے-----امین بجاہ طہ و یس صلی اللہ علیہ والہ و اصحابہ و علماء امتہ و اولیاء ملتہ اجمعین

محمد محب اللہ نوری

11 ربیع الآخر 1418ھ

16 اگست 1997ء

تقدیم

اہل بیت مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثناء میں حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے بعد محبوبیت و مقبولیت کا جو مقام سیدنا غوث اعظم، حضرت شیخ عبد القادر جیلانی بغدادی رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔ اکابر امت محمدیہ نے نہ صرف جلیل القدر القاب و اوصاف سے آپ کے مناقب و قصائد بیان فرمائے بلکہ عقیدت و محبت کے عالم میں آپ کی حیات مقدسہ کو ضخیم ترین کتب کی صورت میں پیش کیا۔ آپ کے احوال و آثار اور سیرت و سوانح کو ہر زمانے کے اہل علم و قلم نے نظم و نثر میں مزین کیا۔ دنیا کی ہر زبان آپ کی مبارک زندگی پر شاہد ہے۔ نیز ہر مذہب و مسلک کے فضلاء کی تصانیف آپ کی ذات ستودہ صفات پر بکثرت پائی جاتی ہیں۔ آپ کی شہرت کا آفتاب آج بھی نصف النہار پر ہے۔ جبکہ آپ ۴۷۰ھ / بمطابق ۱۰۷۸ء کو شمالی فارس میں بحیرہ خزر (کیپین) کے جنوبی ساحل پر گیلان نامی زرخیز صوبہ کی ایک بستی نیف میں پیدا ہوئے۔ بعض نے اس بستی کا نام بسیر بھی لکھا ہے۔ حضرت شیخ کے والد ماجد کا اسم گرامی ابوصالح موسیٰ اور والدہ ماجدہ کا نام ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ بنت سید عبد اللہ صومعی ہے۔

آپ والد کی طرف سے حسنی اور والدہ کی طرف سے حسینی نسبت

رکھتے ہیں اسی لئے آپ کو نجیب الطرفین سید پکارا جاتا ہے۔ امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

تو حسینی حسنی کیوں نہ محی الدین ہو
اے خضر! مجمع بحرین ہے چشمہ تیرا

آپ کی ولادت' مدت عمر اور وصال کے متعلق کسی نے کیا خوب لکھا ہے۔

ان باز اللہ سلطان الرجال
جاء فی عشق و مات فی کمال

"بے شک آپ شہباز الٰہی اور شہنشاہ اولیاء کرام ہیں۔ آپ عشق میں جلوہ گر ہوئے اور کمال عشق میں وصال فرمایا۔"

حروف ابجد کے حساب سے مادہ تاریخ ولادت "عشق" سے بر آمد ہوتا ہے جس کے عدد ۴۷۰ ہیں اور مدت عمر کلمہ "کمال" سے ظاہر ہے جس کے عدد ۹۱ ہیں اور کمال عشق کی صورت میں کل عدد ۵۶۱ بنتے ہیں جو تاریخ وصال پر شاہد ہیں۔

قارئین! خود ہی تصور فرمایئے! جس ہستی مقدس کا ظہور عشق میں اور وصال کمال عشق پر ہو اس کے فضائل و کمالات کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

تعلیم و تربیت

ابھی آپ بچے ہی تھے کہ والد ماجد وصال فرما گئے۔ آپ کے نانا جان حضرت سید عبد اللہ صومعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے پرورش فرمائی۔ ابتدائی تعلیم انہی کی زیر نگرانی اپنے مولد ہی میں پائی۔ پھر ۴۸۸ھ / ۱۰۹۵ء کو اٹھارہ سال

کی عمر میں بغداد شریف پہنچے اور جلیل القدر علمی و روحانی شخصیات سے تفسیر، حدیث، فقہ اور تصوف کے علاوہ دیگر علوم و فنون میں کمال پایا۔ ساتھ ساتھ ریاضت و مجاہدہ کے دشوار گذار مراحل بھی طے کئے۔

عملی زندگی

۵۲۱ ھ / ۱۱۲۷ء کو محلّہ برانیہ میں آپ نے اپنی پہلی تقریر سے تبلیغ شریعت محمدیہ کا آغاز فرمایا۔ محلّہ باب الازج میں حضرت شیخ ابوسعید مخرمی کا مدرسہ تھا جسے انہوں نے آپ کے سپرد کر دیا۔ پھر اطمینان قلب کے ساتھ وہاں پر آپ نے تدریس، افتاء، وعظ اور علمی و عملی اجتہاد و جہاد کا کام شروع کیا۔ تشنگان علوم شریعت و طریقت پروانہ وار آپ کی خدمت میں آنے لگے۔ جگہ کی کمی کے باعث مدرسہ کو وسعت دی گئی حتیٰ کہ ۵۲۸ھ / ۱۱۳۴ء کو یہ مدرسہ پایہ تکمیل کو پہنچا اور آپ کی نسبت سے جامعہ قادریہ مشہور ہوا۔

حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے وعظ و تبلیغ اور درس و افتاء کا جو سلسلہ ۵۲۱ ھ سے شروع کیا تھا۔ ظاہری حیات کے آخری سانس، ۵۶۱ ھ تک جاری رکھا اس طرح آپ نے ستر(۷۰) سال تک مسلسل محنت شاقہ سے خدمت اسلام فرمائی۔ لسانی جہاد کے ساتھ ساتھ قلمی میدان میں بھی آپ نے گرانقدر خدمات انجام دیں۔ آپ کی تصانیف خاص و عام کے لئے آج بھی خضر راہ ہیں۔ الفتح الربانی، فتوح الغیب، سر الاسرار، غنیۃ الطالبین اور قصیدہ غوثیہ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

مشہور زمانہ القاب

حضرت صاحبزادہ سید نصیر الدین شاہ صاحب گولڑوی دامت برکاتہم، حضرت سیدنا غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے مشہور زمانہ القاب

کے سلسلہ میں تحریر فرماتے ہیں

"جہان حسن و محبت اور ارادت و عقیدت کی نیرنگیاں عجیب اور اس کی رسمیں بلاشبہ جغرافیائی سرحدوں کی قیود سے آزاد ہوتی ہیں۔ محبوب کی ہر ادا اور اس کے ہر شیوہ انداز کی مناسبت سے محب اسے ایک نئے نام سے پکار کر تسکین قلب کا سامان فراہم کرتا ہے۔ تصرفات غوثیہ کی بنا پر دنیا کے مختلف حصوں میں ارادت مندان غوث پاک' آپ کو نہ معلوم کن کن ناموں سے یاد کرتے ہوں گے۔ حضرت شاہ نیاز بے نیاز چشتی نظامی بریلوی رحمہ اللہ تعالٰی (م ۱۲۵۰ھ) کہہ اٹھے کہ

شہباز لامکانی 'مظہر رب قدیر

حضرت محبوب سبحانی' شہ پیران پیر

وہ مسلمہ اور مشہور زمانہ القاب جو صرف آپ ہی کی ذات سے مخصوص ہیں:۔

☆ غوث اعظم ☆ غوث پاک ☆ پیران پیر ☆ پیر دستگیر ☆ محبوب سبحانی ☆ شاہ جیلان ☆ غوث صمدانی ☆ میراں محی الدین ☆ غوث الثقلین ☆ گیارھویں والے پیر ☆ سرکار بغداد ☆ شہنشاہ بغداد ☆ (نام و نسب ۵۹۷)

مناقب

اکابر اسلام آپ کے فضل و کمال اور فضائل و مناقب میں ہمیشہ رطب اللسان رہے جو آپ کے علو مرتبت پر دلالت ہے۔ حضرت سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ تعالٰی عنہ جو رشتہ میں آپ کے خالہ زاد بھائی کہے جاتے ہیں یوں منقبت خواں ہیں:۔

یا غوث معظم 'نور ھدیٰ 'مختار نبی 'مختار خدا

سلطان دوعالم قطب علیٰ، حیراں زجلالت ارض و سما
گرداد مسیح بہ مردہ رواں، دادی توبدیں محمد جاں
ہمہ عالم محی الدیں گویاں، برحسن جمالت گشتہ فدا

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :۔

غوث اعظم دلیل راہ یقیں   بہ یقیں رہبر اکابر دیں

-----O-----

اوست در جملہ اولیاء ممتاز   چوں پیمبر در انبیاء ممتاز

حضرت خواجہ غلام دستگیر قصوری دائم الحضوری رحمہ اللہ تعالیٰ یوں اظہار عقیدت کرتے ہیں :۔

دادش خدا قرب آنچناں   کس نیست یا رائے بیاں
پائے شریفش را مکاں   بر گردن کل اولیاء
باشد کرامت ہائے او   چوں معجزات مصطفیٰ
خارج زحد بیروں زعد   حدش نداند جز خدا

حضرت شیخ احمد کشمیری علیہ الرحمہ نے کیا خوب کہا ہے :۔

و بسم اللہ منہ کن من اللہ

اذ افنی وصفہ وصف التعال"

کرامات غوثیہ

حقیقت ہے کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات بینات احاطہ تحریر سے باہر ہیں۔

حضرت گنج بخش کبیر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ "مناقب و کرامات غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس قدر ہیں کہ اگر انسان لکھنے لگیں تو عاجز رہیں۔"

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آپ کی کرامات ایسے ہی لاتعداد ہیں جیسے حضور پر نور سید عالم ﷺ کے معجزات۔

بڑے بڑے مشائخ عظام اور صوفیائے کرام نے فرمایا ہے کہ شہنشاہ بغداد کی کرامات کا ظہور اس طرح ہوتا تھا جس طرح تسبیح کے دانے دھاگہ ٹوٹ جانے پر تیزی سے گرتے ہیں۔ ایسے ہی یکے بعد دیگرے آپ سے کرامات کا ظہور ہوتا۔ حضرت شیخ احمد کشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

تواتر خارقاتہ و استفاضت

وشاعت منہ فینا بالتوال

"آپ کی کرامات کامیابی کے ساتھ متواتر ہیں اور ان کا صدور برابر جاری ہے"

ولم یظھر لشیخ او ولی

کرامات و حالات بحال

"ایسی کرامات کسی ولی و شیخ سے ظاہر نہیں ہوئیں اور نہ ہی ایسے عظیم حالات کا ظہور ہوا۔"

زیر نظر تصنیف

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ذات اقدس و اطہر پر اتنی کتابیں لکھی جا چکی ہیں کہ ان کا شمار نہیں ہو سکتا' اگر ایک سال میں ایک کتاب کا وجود ہی تسلیم کیا جائے تو بھی آج تک آپ پر لکھی جانے والی کتابوں کی تعداد تقریباً ایک ہزار کے لگ بھگ بن جاتی ہے مگر ایسی بات نہیں حقیقت ہے کہ آپ پر تو ہزارہا مضامین ہر سال دنیا کے کونے کونے میں شائع ہوتے رہتے ہیں'

رسائل و کتب اور مضامین کے اس غیر معمولی ہجوم میں اہل سنت کی عظیم شخصیت، فخر المتکلمین، عمدہ المحققین، محترم المقام، حضرت العلام صاحبزادہ مفتی محمد محب اللہ نوری قادری دامت برکاتہم العالیہ کا قلم اٹھانا معمولی بات نہیں، آخر کچھ تو ہے جس کے لئے آپ پر حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی نگاہ ہوئی۔

ہاں ہاں یہ انہیں کا کرم ہے، جو وہ چاہتے ہیں، جس سے چاہتے ہیں، جب چاہتے ہیں کروا لیتے ہیں۔

حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی نے بے پناہ مصروفیات کے باوجود متعدد موضوعات پر مضامین و مقالات قلم بند فرمائے ہیں۔ مطبوعہ و غیر مطبوعہ تصانیف و تراجم اور تالیفات کی تعداد پندرہ تک پہنچ چکی ہے، جو دلائل و براہین کے اعتبار سے مضبوط اور وقیع ہیں اور اہل علم و فضل سے خراج تحسین وصول کر رہی ہیں۔ آپ کی تصانیف نے اہل فن کے دلوں میں جگہ بنا لی ہے۔ آپ کا قلم حقیقت رقم ان امور سے مرصع ہے:

آسان ترین ترجمہ، عمدہ تشریح و توضیح، نکتہ رسی، مسائل کا عمدہ حل، الفاظ میں سادگی اور بے ساختگی، عبارت کی دلکشی، حوالہ جات کی بہار اور محبت بھرے جملوں کا انبار--- ایسے اوصاف آپ کی تصانیف کا طرہ امتیاز ہیں۔ اگر آپ نے اسی طرح راہوار قلم کو چلانے میں مستعدی دکھائی تو یقین مانئیے عصر حاضر میں امت مسلمہ جن مسائل سے دوچار ہے، ان کے حل کے لئے آپ کی تصانیف خود کفالت کی منزل تک پہنچائیں گی۔**ان شاء اللہ العزیز**

زیر نظر تصنیف اپنے عنوان و بیان کے اعتبار سے اچھوتی، پرکشش اور روح

پرور ہے، نام ہی سے کام کا اظہار ہو رہا ہے۔ چنانچہ آپ نے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ذات سراپا کرامات سے اپنے قلم کو تر کرنے کے لئے یہ نام تجویز فرمایا:

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر (غوث الوریٰ بحیثیت مظہر مصطفیٰ)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی منقبت میں یہ شعر لکھا:

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے تیرا، ذکر اونچا ہے تیرا

اسے بعض علماء کرام نے حضور سید عالم، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت سمجھا، حقیقت ایسے نہیں---- ہاں سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کے وجود مسعود کو نعت سمجھا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہو گا۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے اس شعر کو بنیاد بنا کر نہ صرف عظمت غوثیت ماب رضی اللہ عنہ کو اجاگر فرمایا ہے، بلکہ اس ضمن میں بہت سے مسائل کو دلائل و براہین کے لباس سے ملبوس کر کے اہل طریقت و الفت کی رہنمائی بھی فرمائی ہے۔ یہ کتاب اہل تحقیق کے لئے نعمت غیر مترقبہ ثابت ہو گی، زیادہ کیا عرض کروں، ہاتھ کنگن کو آرسی کیا! کتاب کھولیے اور اپنے ایمان و ایقان سے عشق کے من کو آباد کیجیے، مولیٰ تعالیٰ بجاہ حبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بوسیلہ غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ اسے شرف قبولیت سے نوازے آمین ثم آمین

محمد منشا تابش قصوری

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

سیرت غوث اعظم

غوثِ اعظم خاص محبُوبِ خُدا
نائبِ و وارثِ حبیبِ کبریا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ جل وعلا نے جن عظیم رجال دین سے احیاء و تجدید دین کا کام لیا اور جنہوں نے ملت اسلامیہ کی عروق مردہ میں نئی روح پھونکی۔ ان میں سب سے اہم اور جلیل القدر نام سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا ہے۔ آپ کی زندگی متلاشیان حق اور رہ نوردان علم و معرفت کے لئے خضر راہ اور مینارہ نور کی حیثیت رکھتی ہے۔

آپ کی ولادت باسعادت صوبہ جیلان میں 470ھ کو ہوئی۔ ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی۔ پھر اٹھارہ سال کی عمر میں 488ھ میں اعلیٰ تعلیم کے لئے بغداد کا رخ کیا۔ یہ وقت تھا جب امام غزالی علیہ الرحمہ نے حصول یقین اور راہ طریقت کی تلاش میں مسند تدریس سے علیحدگی اختیار کی اور بغداد کو خیرباد کہا۔ گویا ایک سربرآوردہ شخصیت نے بغداد کو چھوڑا تو اللہ تعالیٰ نے نعم

البدل کے طور پر ایک دوسری نادر روزگار ہستی کے قدوم میمنت لزوم سے بغداد کو مشرف فرمایا۔

طلب علم کے لئے آپ نے جن صعوبتوں اور کلفتوں کو برداشت کیا۔ آج کا لائق سے لائق، محنتی سے محنتی طالب علم بھی اس کا تصور نہیں کر سکتا۔

بغداد آئے تو کل پونجی چالیس دینار تھے جو وقت رخصت والدہ ماجدہ نے عنایت کئے تھے۔ یہ مختصر رقم کب تک ساتھ دیتی۔ آخر محنت مزدوری کر کے قوت لایموت حاصل کرتے رہے مگر علمی انہماک میں کسی دوسرے کام کے لئے وقت نکالنا بھی ممکن نہ تھا آخر نوبت فاقوں تک جا پہنچی۔ کبھی درختوں کے پتے، پیلو اور جنگلی پھل کھا کر گزارہ کرتے اور کبھی ایسا ہوتا کہ آپ تلاش رزق میں نکلتے اور وہاں پہلے سے موجود حاجت مند لوگوں کی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے واپس لوٹ آتے۔ اور یوں ابتدائے تعلیم ہی سے پیکر ایثار بن کر ویوثرون علی انفسهم ولوکان بهم خصاصه کی عملی تفسیر پیش کی۔ اسی اثنا میں ایک بار یوں بھی ہوا کہ بھوک کی شدت اور فاقوں کی کثرت سے کمزوری اس حد تک بڑھ گئی کہ بغداد کے سوق الریحانیین کی مسجد 'یاسین'' میں آپ لیٹ گئے خود اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں:

''شدت فاقہ سے یوں محسوس ہوتا کہ اب موت آنے ہی والی ہے۔ اس دوران مسجد میں ایک نوجوان کھانا لے کر داخل ہوا۔ کھانا کھانے لگا تو مجھے بھی دعوت دی۔ میں نے انکار کیا تو اس نے قسم دے کر کھانے کے لئے مجبور کیا۔ میں نے چند لقمے لئے۔ کھانے کے دوران اس نے تعارف پوچھا۔ میں نے کہا جیلان کا رہنے والا

ہوں۔ اس نے کہا میں بھی وہیں کا رہنے والا ہوں۔ یہ بتائیں یہاں عبدالقادر نامی نوجوان تعلیم کے لئے آیا ہوا ہے' اسے آپ جانتے ہیں--- میں نے کہا وہ میں ہی ہوں--- یہ سن کر اس کا رنگ متغیر ہو گیا۔ پشیمانی کے ساتھ معذرت خواہ ہوا کہ آپ کی والدہ نے آپ کے لئے آٹھ دینار بھیجے تھے۔ تین دن سے آپ کی تلاش میں ہوں اور مجھے کھانے کو کچھ نہ ملا۔ ناچار اسی میں سے کچھ پیسے خرچ کر کے یہ کھانا خریدا ہے اور اب میں آپ کا مہمان ہوں۔ چنانچہ آپ نے بقیہ کھانا اور کچھ سونا اسے عنایت کر کے رخصت کیا۔ (۱)

بقیہ رقم میں سے ایک ریزہ اپنے لئے رکھا اور باقی سب کا سب ان درویشوں میں تقسیم کر دیا جو رزق حلال کی تلاش میں صحراؤں اور جنگلوں میں سرگرداں تھے۔ پھر اپنے ریزے سے کھانا خریدا اور غریبوں' محتاجوں کو جمع کر کے ان کے ساتھ بیٹھ کر کھایا۔ (۲)

اللہ اکبر--- غم خواری' دلداری اور ایثار کا یہ عالم کہ سختی' تنگدستی و محتاجی میں تنہا اپنے لئے خرچ کرنا گوارا نہ کیا بلکہ سب کچھ فقیروں' درویشوں اور محتاجوں میں خرچ کر دیا۔

دوران تعلیم آپ نے ہر علم کو ماہرین فن اور باکمال اساتذہ سے حاصل کیا اور اس میں مہارت تامہ اور مکمل دستگاہ پیدا کی۔

مجاہدہ و ریاضت

تعلیم سے فراغت کے بعد آپ نے خلوت اختیار کی۔ مجاہدات و ریاضت

اور نفس کشی میں بڑی جفاکشی اور بلند ہمتی کے ساتھ سلوک و معرفت کی اعلیٰ منازل کو طے فرمایا۔ شیخ ابوالفتوح ہروی کا بیان ہے:

"آپ پچیس سال تک عراق کے جنگلوں میں صحرا نوردی کرتے رہے۔ میں آپ کی خدمت میں چالیس سال تک حاضر رہا۔ اسی دوران آپ ہمیشہ صبح کی نماز عشاء کے وضو سے ادا فرماتے۔ آپ ہمہ وقت باوضو رہتے۔ جب بھی وضو کرتے اس کے بعد دو رکعت نفل ادا کرتے۔ عشاء کی نماز کے بعد اپنی خلوت گاہ میں تشریف لے جاتے اور کسی کو بھی وہاں جانے کی اجازت نہ ہوتی تمام رات محو عبادت رہتے۔ طلوع کے وقت باہر نکلتے۔ ایک دفعہ خلیفہ وقت رات کو زیارت کے لئے حاضر خدمت ہوا مگر اسے بھی فجر سے پہلے باریابی نصیب نہ ہو سکی۔" (۳)

اس دوران رات کو مسلسل پندرہ سال عشاء کی نماز کے بعد ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر تلاوت قرآن شروع کرتے اور سحری تک قرآن مجید ختم کر لیتے۔ بعض اوقات چالیس چالیس دن تک کھانے کو کچھ نہ میسر آتا' ادھر دنیا اپنے حسن و جمال اور دل فریب رنگینیوں اور خواہشات کے ساتھ لبھانے آتی مگر شیخ ثابت قدم رہے۔ گیارہ سال تک برج بغداد میں محو عبادت رہے۔ آپ ہی کی وجہ سے اس کا نام برج عجمی پڑ گیا۔ (۴)

اسی زمانہ ریاضت میں ایک بار ایسا بھی ہوا کہ آپ برہنہ پا صحرا میں پھر رہے تھے۔ پاؤں میں کانٹے چبھتے' سورج کی حدت اور موسم کی شدت سے بے نیاز عبادت میں مگن تھے کہ بے ہوش ہو گئے۔ لوگوں نے مردہ سمجھ کر

تکفین و تدفین کی تیاری کی۔ غسل دیا جا رہا تھا کہ ہوش آگیا۔ (۵)

گویا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حیات نو عطا فرمائی۔

زہد و تقویٰ اور تعلق باللہ میں اس مقام پر فائز تھے کہ آپ اپنی ذات، اولاد اور مال و دولت کی محبت سے بے نیاز ہو گئے۔ خود فرماتے ہیں:

ماولد قط مولود الا واخذته علی یدی وقلت هذا میت فاخرجه من قلبی اول مایولد۔ (٦)

"میرے ہاں جو بچہ بھی پیدا ہوتا، اسے ہاتھ میں لے کر اپنے آپ سے کہتا: یہ مردہ ہے۔ اس طرح ولادت کے وقت سے ہی اس کی محبت دل سے نکال دیتا۔"

اگر مجلس وعظ کے اوقات میں صاحبزادگان میں سے کوئی فوت ہو جاتا تو مجلس موقوف نہ کرتے اور بدستور سلسلہ وعظ وارشاد جاری رکھتے۔ جب غسل و کفن دینے کے بعد جنازہ باہر لایا جاتا تو آپ کرسی سے اترتے اور جنازہ پڑھاتے۔ (۷)

آپ اس فلسفہ پر کاربند تھے کہ جان، مال، اولاد کچھ بھی اپنا نہیں سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے۔ بارگاہ الٰہی میں عرض کرتے:

یارب کیف اهدی الیک روحی وقد صح بالبرهان ان الکل لک (۸)

"بارالٰہی! میں اپنی روح کا ہدیہ پیش کروں؟ حالانکہ سب کچھ تو تیرا ہے۔"

مسند وعظ وارشاد

ظاہری وباطنی علوم کی تکمیل کے بعد آپ نے درس وتدریس اور وعظ وارشاد کی مسند کو زینت بخشی۔ آپ کی مجلس وعظ میں ستر ستر ہزار افراد کا مجمع ہوتا۔ (۹) ہفتہ میں تین بار' جمعہ کی صبح اور منگل کی شام کو مدرسہ میں اور اتوار کی صبح درگاہ عالیہ میں' وعظ فرماتے۔ (۱۰) جس میں زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شرکت کرتے۔ بادشاہ' وزراء اور اعیان مملکت نیاز مندانہ حاضر ہوتے۔ علماء وفقہاء کا جم غفیر ہوتا۔ بیک وقت چار چار سو علماء قلم' دوات لے کر آپ کے ارشادات عالیہ قلمبند کرتے۔ (۱۱) آپ کے فرمودات "از دل خیزد' بر دل ریزد" کا مصداق تھے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رقمطراز ہیں:

مجلس آنحضرت ہرگز از جماعت یہود ونصاری وامثال ایشاں کہ بردست او بیعت اسلام آورد ندے واز طوائف عصاۃ از قطاع طریق وارباب بدعت وفساد در مذہب واعتقاد کہ تائب می شدند' خالی نبودے (۱۲)

"حضرت شیخ کی کوئی محفل ایسی نہ ہوتی۔ جس میں یہودی' عیسائی اور دیگر غیر مسلم آپ کے دست مبارک پر اسلام سے مشرف نہ ہوتے ہوں اور جرائم پیشہ بدکردار ڈاکو' بدعتی' بدمذہب اور فاسد عقیدہ رکھنے والے تائب نہ ہوتے ہوں۔"

آپ کے مواعظ حسنہ توحید' قضاء وقدر' توکل' عمل صالح' تقویٰ وطہارت' ورع' جہاد' توبہ' استغفار' اخلاص' خوف ورجا' شکر' تواضع'

صدق وراستی، زہد واستغنا، صبرو رضا، مجاہدہ، اتباع شریعت کی تعلیمات اور امربالمعروف اور نہی عن المنکر کے آئینہ دار ہوتے۔

حکمرانوں کے سامنے حق گوئی

سیدنا غوث اعظم نے گو عملی طور پر معروف انداز کی سیاست میں حصہ نہ لیا مگر آپ سیاست کو دین سے جدا نہیں سمجھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ اپنے مواعظ حسنہ میں زبانی وعظ و تلقین اور پند ونصائح پر اکتفاء نہیں کرتے تھے بلکہ امربالمعروف اور نہی عن المنکر کا ربانی فریضہ بحسن وخوبی انجام دیتے رہے اور حکمرانوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کلمہ حق کہتے رہے۔ آپ ۴۸۸ھ سے سن وصال ۵۶۱ھ تک تہتر سال اپنی حیات ظاہری میں بغداد کو اپنے فیوضات سے نوازتے رہے۔ اس اثناء میں درج ذیل پانچ خلفاء کا زمانہ آپ نے دیکھا:

خلیفہ مستظہر باللہ	۴۸۷ھ	تا	۵۱۲ھ
خلیفہ مسترشد باللہ	۵۱۲ھ	تا	۵۲۹ھ
خلیفہ راشد باللہ	۵۲۹ھ	تا	۵۳۰ھ
خلیفہ مقتضی باللہ	۵۳۰ھ	تا	۵۵۵ھ
خلیفہ مستنجد باللہ	۵۵۵ھ	تا	۵۶۶ھ (۱۳)

اس دور میں سلجوقی سلاطین اور عباسی خلفاء کی باہمی کشمکش اپنے عروج پر رہی۔ شورش، فتنہ اور باہمی افتراق کے اس زمانے میں حضرت شیخ نے وعظ وتذکیر کے ذریعے محبت واخوت کا درس دیا۔ لوگوں کو آخرت کی طرف متوجہ

کرتے، حب جاہ ومال، دنیا کی تحقیر وتذلیل، نفاق، ریاکاری، بغض وکینہ کی مذمت اور عقیدہ آخرت، دنیا کی بے ثباتی، ایمان پر پختگی اور اخلاق کامل کی اہمیت پر زور دیتے۔ آپ حکام وقت کی مطلق پرواہ نہ کرتے اور نہ کبھی ان کے دروازے پر جاتے۔ آپ حکمرانوں کے درباروں میں بیٹھنے کو فقراء کے لئے اللہ کی طرف سے بہت جلد ملنے والی سزااور گرفت قرار دیتے۔ (۱۴)

آپ سلاطین وقت اور حکام کی مصاحبت اختیار کرنے والے سرکاری درباری علماء ومشائخ کی بے حد مذمت فرماتے۔ ایک موقعہ پر آپ اس طبقہ سے یوں مخاطب ہوئے:

"اے علم وعمل میں خیانت کرنے والو! تمہیں ان (حکام وسلاطین) سے کیا نسبت؟ اے اللہ اور اس کے رسول کے دشمنو! اے بندگان خدا کے حقوق غصب کرنے والو! تم کھلے ظلم اور کھلے نفاق میں مبتلا ہو۔ اے عالمو! اے زاہدو! بادشاہوں اور سرداروں کے لئے کب تک منافق بن کر ان سے دنیا کا مال ومتاع اور اس کی شہوات ولذات لیتے رہو گے۔ تم اور اس زمانہ کے اکثر بادشاہ اللہ تعالٰی اور اس کے بندوں کے متعلق ظالم اور خائن بنے ہوئے ہو۔ اے اللہ! منافقوں کی شوکت توڑ دے ان کو ذلیل فرما، توبہ کی توفیق دے، ان ظالموں کا قلع قمع فرمااور ان کی اصلاح فرما، یا زمین کو ان سے پاک کردے۔" (۱۵)

امراء اور حکام وقت کے بارے میں آپ کا رویہ نہایت محتاط تھا۔ شیخ ابو عبداللہ محمد بن خضر حسینی موصلی بیان کرتے ہیں:

"میں تیرہ سال حضرت کی خدمت میں حاضر رہا۔ اس طویل عرصہ میں آپ کے ناک اور منہ سے بلغم نکلتے اور آپ کے بدن مبارک پر مکھی بیٹھتے نہیں دیکھی۔ ولاقام لاحد من العظماء ولا الم بیاب ذی سلطان ولاجلس علی بساطه ولا اکل من طعامه آپ نہ تو کبھی کسی دنیادار کے استقبال میں کھڑے ہوئے، نہ کسی حاکم کے دروازے پر گئے، نہ کبھی کسی حاکم کی مسند پر بیٹھے اور نہ ان کے دسترخوان سے کچھ کھایا۔ آپ اسے گناہ تصور کرتے۔ اگر کبھی خلیفہ یا وزیر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ ان کے آنے سے پہلے اٹھ کر دولت خانہ میں تشریف لے جاتے تاکہ ان کے لئے اٹھنا نہ پڑے۔ جب وہ آکر بیٹھ جاتے تو آپ باہر تشریف لاتے۔ آپ ان سے سخت درشت لہجہ میں گفتگو فرماتے اور وعظ ونصیحت میں انتہائی مبالغہ سے کام لیتے۔ وہ لوگ آپ کے ہاتھ چومتے اور مودب ہو کر عاجزی سے آپ کی مجلس میں بیٹھتے۔ اگر کبھی خلیفہ وقت کو خط لکھنے کی نوبت آتی تو یوں تحریر فرماتے: عبدالقادر تمہیں فلاں کام کا حکم دیتا ہے اور تیرے لئے یہ حکم بجالانا ضروری ہے۔" (١٦)

آپ امربالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرتے ہوئے حکمرانوں کو بلاخوف وخطر تنبیہ فرماتے۔ علامہ محمد بن یحییٰ حلبی رقمطراز ہیں:

کان یامر بالمعروف وینهی عن المنکر للخلفاء والوزراء والسلاطین والقضاة والخاصة والعامة یصدعهم بذالک علی

روس الاشهاد وروس المنابر وفی المحافل وینکر علی من
یولی الظلمۃ ولا یاخذہ فی اللہ لومۃ لائم (۱۷)

"آپ خلفاء، وزراء، سلاطین، عدلیہ، خواص وعوام سب کو امربالمعروف اور نہی عن المنکر فرماتے اور بڑی حکمت وجرات کے ساتھ بھرے مجمع اور کھلی محافل ومجالس میں برسرمنبر علی الاعلان ٹوک دیتے۔ جو شخص کسی ظالم کو حاکم بناتا اس پر اعتراض کرتے اور اللہ کے معاملہ میں ملامت کی پرواہ نہ کرتے۔"

ایک مرتبہ خلیفہ مقتفی لامراللہ نے ابوالوفا یحییٰ بن سعید ایسے ظالم شخص کو قاضی بنا دیا جو ابن المزحم الظالم کے لقب سے مشہور تھا۔ آپ نے برسرمنبر خلیفہ کو تنبیہ فرمائی:

ولیت علی المسلمین اظلم الظالمین ماجوابک غداعند
رب العالمین ارحم الراحمین۔

"تم نے مسلمانوں پر ایک ایسے شخص کو حکمران بنا دیا ہے جو اظلم الظالمین ہے۔ کل قیامت کو اللہ رب العالمین کو کیا جواب دو گے؟ جو ارحم الراحمین ہے۔"

خلیفہ یہ سن کر لرزہ براندام ہو گیا، اس پر گریہ طاری ہو گیا اور فوراً اس قاضی کو عہدہ سے معزول کر دیا۔ (۱۸)

ایک بار آپ کی خدمت میں لوگوں کا جم غفیر تھا، خلیفہ مستنجد باللہ ابوالمظفر یوسف حاضر خدمت ہوا اور نصیحت چاہی۔ ساتھ ہی سونے کی اشرفیوں کی دس تھیلیاں نذر کیں۔ آپ نے فرمایا مجھے اس کی ضرورت نہیں

اور قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ خلیفہ کے بے حد اصرار پر آپ نے دو تھیلیاں اٹھا کر ان کو نچوڑا تو تازہ خون ٹپکنے لگا۔ آپ نے فرمایا ابو المظفر! تمہیں اللہ سے شرم نہیں آتی لوگوں کا خون جمع کر کے میرے پاس لے آئے ہو۔ یہ منظر دیکھ کر خلیفہ بے ہوش ہو گیا۔ آپ نے فرمایا اللہ کی عزت کی قسم اگر خلیفہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبی قرابت کا احترام نہ ہوتا تو میں خون بہنے دیتا یہاں تک کہ خلیفہ کے گھر میں داخل ہو جاتا۔ (۱۹)

اسی خلیفہ مستنجد باللہ نے ایک بار آپ کی خدمت میں عرض کیا۔ اطمینان قلبی کے لئے کوئی کرامت دیکھنا چاہتا ہوں فرمایا کیا چاہتا ہے۔ اس نے کہا سیب۔ اس وقت عراق میں سیب کا موسم نہ تھا۔ آپ نے ہوا میں ہاتھ بلند کیا تو اس میں دو تازہ سیب آگئے آپ نے ایک مستنجد کو دیا اور دوسرا خود کاٹا جو نہایت خوشبودار نکلا۔ جب کہ مستنجد باللہ نے سیب چیرا تو اس میں سے کیڑا نکلا۔ اس نے پوچھا اس کی وجہ کیا ہے۔ فرمایا اے ابو المظفر! اس کو ظلم کا ہاتھ لگا تو اس میں کیڑے پڑ گئے۔ (۲۰)

علمی مشاغل

آپ کی پوری زندگی اپنے جد کریم علیہ الصلواۃ والتسلیم کے فرمان "تعلموا العلم وعلموہ الناس" (۲۱) (علم پڑھو اور پڑھاؤ) سے عبارت تھی۔ تصوف و ولایت کے مرتبہ عظمٰی پر فائز ہونے اور خلق خدا کی اصلاح و تربیت کی مشغولیت کے باوصف درس و تدریس اور کار افتاء سے پہلو تہی نہ کی۔ آپ نے مذہب اہل سنت و جماعت کی نصرت و حمایت میں تقریر کے علاوہ

درس و تدریس اور تصنیف و تالیف سے بھی کام لیا۔ آپ تیرہ مختلف علوم کا درس دیتے اور اس کے لئے باقاعدہ ٹائم ٹیبل مقرر تھا۔

اگلے اور پچھلے پہر تفسیر' حدیث' فقہ' مذاہب اربعہ' اصول اور نحو کے اسباق ہوتے۔ ظہر کے بعد تجوید و قرات کے ساتھ قرآن کریم کی تعلیم ہوتی۔ مزید براں افتاء کی مشغولیت تھی (۲۲)

آپ حنبلی تھے لیکن چاروں فقہی مذاہب (حنفی' شافعی' مالکی' حنبلی) میں فتویٰ دیتے' (۲۳) بالعموم شافعی و حنبلی مذہب کے مطابق فتوے دیتے' علماء عراق آپ کے فتوی پر متعجب ہوتے اور بڑی تعریف کرتے۔ (۲۴)

ایک دفعہ ایک استفتاء آیا۔ ایک شخص نے قسم کھائی ہے کہ وہ ایسی عبادت کرے گا جس میں بوقت عبادت روئے زمین کا کوئی دوسرا شخص شریک نہ ہو گا ورنہ اس کی بیوی کو تین طلاق' علماء حیرت زدہ رہ گئے کہ ایسی کون سی عبادت ہو سکتی ہے جس میں وہ تنہا عبادت کر رہا ہو اور کوئی دوسرا شخص اس میں شریک نہ ہو۔ جب یہ استفتاء حضرت شیخ کی خدمت میں آیا تو آپ نے فوراً برجستہ فرمایا اس شخص کے لئے مطاف خالی کر دیا جائے اور وہ اکیلا خانہ کعبہ کے سات چکر مکمل کرے۔ علماء نے اس جواب پر داد تحسین دی۔ (۲۵)

بلاشبہ طواف وہ عبادت ہے جو بیت اللہ کے ساتھ موقوف ہے اور جب مطاف خالی کر دیا گیا تو کوئی دوسرا شخص اس وقت شریک عبادت نہیں رہے گا اور یوں اس شخص کی قسم پوری ہو جائے گی۔

شیخ موفق الدین ابن قدامہ آپ کے تدریسی انہماک کا حال یوں بیان

کرتے ہیں:

رحلنا بغداد سنة احدی وستین وخمسمانة فاذا الشیخ عبدالقادر ممانتهت الیه الریاسة بها علما وعملا واستفتاء کان یکفی طالب العلم عن قصد غیره من کثرة مااجتمع من العلوم والصبر علی المشتغلین۔ (۲۶)

"ہم ۵۶۱ھ میں بغداد حاضر ہوئے اس وقت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کو علم، عمل، اور فتویٰ نویسی کی اقلیم کی حکمرانی حاصل تھی۔ آپ کی ذات میں جو متعدد علوم ودیعت کئے گئے تھے اور علم حاصل کرنے والوں پر آپ کی شفقت کے باعث کسی طالب علم کا آپ کو چھوڑ کر کسی دوسری جگہ جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔"

حافظ ابن عباس فرماتے ہیں:

"ایک دفعہ میں اور شیخ جمال الدین ابن جوزی آپ کی مجلس میں حاضر ہوئے۔ قاری نے قرآن کریم کی ایک آیت تلاوت کی۔ آپ نے اس کی گیارہ تفیسری توجیہات بیان فرمائیں میرے استفسار پر ابن جوزی نے بتایا کہ مجھے ان کا علم ہے۔ پھر حضرت نے ایک اور توجیہ بیان فرمائی، ابن جوزی نے کہا مجھے اس کا علم نہیں یہاں تک آپ نے چالیس توجیہات بیان فرمائیں اور ہر توجیہ کے قائل کا نام لیا۔ ابن جوزی نے ان چالیس تفسیری توجیہات سے اپنی لاعلمی کا اعتراف کیا اور آپ کے استحضار اور وسعت علمی پر دنگ رہ

گئے۔ اسی اثناء میں آپ نے فرمایا' اب ہم قال سے حال کی طرف آتے ہیں پھر فرمایا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لوگوں میں وجد واضطراب کی عجیب کیفیت پیدا ہو گئی جب کہ ابن جوزی نے (شدت حال سے) اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے۔" (۲۷)

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے عمر بھر دینی علوم کی ترویج واشاعت کا بھرپور کام کیا۔ آپ علم کو اپنے مرتبہ کی بلندی کا راز گردانتے ہیں' فرماتے ہیں:

درست العلم حتی صرت قطبا

ونلت السعد من مولی الموالی (۲۸)

میں علم پڑھتے پڑھتے قطبیت کے (اعلیٰ) مقام پر فائز ہو گیا' اور تائید ایزدی سے میں نے ابدی سعادت کو پالیا۔

اتباع شریعت

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے نانا جان سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی میں اپنی تمام زندگی بسر کی۔ وہ جاہل صوفیوں اور نام نہاد پیروں کی طرح طریقت و شریعت کو جدا نہیں سمجھتے تھے بلکہ ان کی نظر میں راہ تصوف و طریقت کے لئے شریعت محمدیہ پر گامزن ہونا ضروری ہے۔ بغیر اس کے کوئی چارہ کار نہیں۔ آپ کا بیان ہے:

کل حقیقة لاتشهد لها الشریعة هی زندقة' طر الی الحق عزوجل بجناحی الکتاب والسنة' ادخل علیه ویدک فی

یدالرسول صلی اللہ علیہ وسلم' اجعلہ وزیرک ومعلمک (۲۹)

"ہروہ حقیقت جس کی شریعت تائید نہ کرے باطل ہے۔ اللہ کی بارگاہ میں کتاب وسنت کے دوپروں کے ساتھ محو پرواز رہ۔ بارگاہ خداوندی میں اس طرح داخل ہو کہ رسول کریم کے ہاتھ میں تیراہاتھ ہو آقاعلیہ السلام کو اپنا رہنما اور معلم بنالے۔"

آپ ارشاد فرماتے ہیں:

ترک العبادات المفروضات زندقة وارتکاب المحظورات معصیة' لاتسقط الفرائض عن احد فی حال من الاحوال۔ (۳۰)

"فرضی عبادات کو ترک کرنا سراسر بے دینی ہے اور معصیت کا ارتکاب گناہ ہے۔ کسی شخص سے (شرعی عذر کے بغیر) کسی بھی حال میں فرائض ساقط نہیں ہوتے۔"

ایک اور مقام پر فرمایا:

اتبع الشاهدین العادلین الکتاب والسنة فانهما یوصلانک الی ربک عزوجل۔ (۳۱)

"دو گواہ عادل' کتاب وسنت کی اتباع کرو کیونکہ یہ دونوں تجھے اللہ تعالیٰ تک پہنچادیں گے۔"

نیز فرمایا:

کونوا فی جمیع امورکم بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشدودی الاوساط تحت امرہ ونهیه واتباعه۔

(۳۲)

"اپنے تمام کاموں میں حضور ﷺ کی بارگاہ سے وابستہ اور کمربستہ ہو جاؤ اور امر و نہی کے تمام احکامات میں انہی کے تابع فرمان رہو۔"

ایک اور مجلس میں آپ نے اس حقیقت کا یوں اظہار فرمایا:

من لم یتادب بآداب الشرع ادبته النار یوم القیامة (۳۳)

"جو شخص آداب شریعت کی پاسداری نہیں کرے گا روز قیامت جہنم کی آگ اسے ادب سکھائے گی۔"

اتباع شریعت کا یہی وہ جذبہ تھا جس کے مطابق آپ کی زندگی کا ہر ہر لمحہ بسر ہوا۔ خود فرماتے ہیں:

وکل ولی له قدم وانی
علی قدم النبی بدر الکمال (۳۴)

"ہر ولی کسی نہ کسی نبی کا متبع ہوتا ہے اور میں (اپنے نانا جان) آسمان فضیلت کے بدر کامل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر گامزن ہوں۔"

آپ پر یہ حقیقت منکشف ہو گئی تھی کہ شریعت معیار ہے اور خلاف شریعت ہر طریقہ شیطانی کھیل ہے' آپ فرماتے ہیں:۔

فان انخرم فیک شیئ من الحدود فاعلم انک مفتون قد لعب بک الشیطان فارجع الی حکم الشرع والزمه ودع عنک الهوی لان کل حقیقة لاتشهده الشریعة فهی زندقة۔ (۳۵)

"اگر حدود الٰہی (شرعی احکام) میں سے کوئی حد ٹوٹتی ہو تو جان لو کہ تم فتنہ میں مبتلا ہو گئے ہو اور شیطان تمہارے ساتھ کھیل رہا ہے۔ فی الفور شریعت کی جانب رجوع کرو اسے مضبوطی سے تھام لو اور خواہشات نفس کو ترک کر دو اس لئے کہ خلاف شریعت ہر امر باطل ہے۔"

شریعت کی اس پاسداری کا اثر تھا کہ آپ ہر مقام پر ثابت قدم رہے۔ حضور ﷺ کی کامل اتباع، علم راسخ اور تائید غیبی نے آپ کو اس مقام پر پہنچا دیا تھا کہ حق و باطل، نور و ظلمت اور الہام حقیقی و کید شیطانی میں امتیاز کا ملکہ پیدا ہو گیا۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے:

"ایک بار میرے سامنے عظیم نور ظاہر ہوا جس سے آسمان کے کنارے روشن ہو گئے۔ اس سے ایک صورت ظاہر ہوئی اس نے کہا۔ یاعبدالقادر انا ربک وقد احللت لک المحرمات"

اے عبدالقادر میں تیرا رب ہوں اور تمام محرمات تجھ پر حلال کرتا ہوں۔ میں نے کہا اے مردود دفع ہو جا۔ یہ کہنا تھا کہ وہ نور تاریکی سے بدل گیا اور صورت دھواں بن گئی۔ ایک آواز آئی۔ اے عبدالقادر تو اپنے علم کی وجہ سے مجھ سے بچ گیا ورنہ اس طرح میں ستر نامور صوفیوں کو گمراہ کر چکا ہوں۔ میں نے کہا علم کی وجہ سے نہیں۔ یہ محض اللہ کا فضل ہے--- لوگوں نے پوچھا حضور! آپ کو کیسے پتہ چلا کہ یہ شیطان ہے۔ فرمایا۔ اس کے یہ کہنے سے کہ میں نے حرام چیزوں کو تمہارے لئے حلال کر دیا۔" (۳۶)

دنیا سے بے رغبتی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل اور اتباع نبوی کا اثر تھا کہ سیدنا غوث اعظم نے ہمیشہ حب دنیا' طلب زر اور جلب منفعت سے پہلوتہی کی۔ آپ کے ہاں رہبانیت کی تعلیم نہیں بلکہ دنیا سے اعراض کا مطلب یہ ہے کہ اسے بقدر ضرورت جائز مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے مگر اس سے لو نہ لگائے اور دل میں دنیا کی محبت نہ سمانے پائے۔ آپ فرماتے ہیں:

الدنیا فی الیدیجوز' فی الجیب یجوز' اذخارھابنیة صالحة یجوز' اما فی القلب فلایجوز' وقوفھا علی الباب یجوز' امادخولھاالی ماوراء الباب لا' ولاکرامة لک (۳۷)

"دنیا ہاتھ میں رکھنی جائز' جیب میں رکھنی جائز' کسی اچھی نیت سے اس کو جمع رکھنا جائز' البتہ دل میں اسے جگہ دینا جائز نہیں۔ دروازہ پر اس کا کھڑا ہونا جائز' لیکن دروازے سے آگے گھسنے کی اجازت دینا نہ تو تیرے لئے جائز ہے اور نہ ہی باعث عزت۔"

ایک مرتبہ ملک نیمروز کے بادشاہ سنجر نے آپ کی خدمت میں درخواست لکھ بھیجی کہ میں اپنی سلطنت کی آمدنی کا ایک حصہ آپ کی خانقاہ کے لئے مقرر کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے جواب تحریر فرمایا:

چوں چتر سنجری رخ بختم سیاہ باد
در دل بود اگر ہوس ملک سنجرم

"اگر میرے دل میں ملک سنجر کی ادنیٰ ہوس بھی ہو' بادشاہ سنجر

کے چھتر کی طرح میرا نصیبہ سیاہ ہو۔

زانگہ کہ یافتم خبر از ملک نیم شب
من ملک نیم روز بیک جو نمی خرم(۳۸)

"جب سے ملک نیم شبی کی خبر ملی ہے ملک نیم روز ایک جو کے بدلے بھی خریدنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔" (یعنی جب سے شب خیزی کی لذت سے آشنا ہوا ہوں تیرے ملک کی میری نظر میں کوئی وقعت نہیں)

ایک مرتبہ کسی نے نہایت بیش قیمت چینی آئینہ آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے ہدیہ پیش کرنے والے کا دل رکھنے کے لئے خادم سے فرمایا اسے احتیاط سے رکھو۔

ایک روز اتفاق سے خادم کے ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گیا۔ خادم نے ڈرتے ڈرتے عرض کیا:

از قضا آئینہ چینی شکست

قضائے الٰہی سے چینی آئینہ ٹوٹ گیا ہے۔

آپ نے بے ساختہ فرمایا۔

خوب شد اسباب خود بینی شکست

"اچھا ہوا خود بینی کے اسباب کو شکست ہو گئی۔" (۳۹)

دنیا سے بے رغبتی کا یہ عالم کہ جو کچھ آتا فقراء، غرباء، مساکین اور حاجت مند افراد میں تقسیم کر دیتے۔ نذرانوں کے ڈھیر لگ جاتے مگر آپ انہیں ہاتھ تک نہ لگاتے۔ نذرانہ پیش کرنے والے مصلے کے نیچے رکھ دیتے۔

آپ خادم کو بلا کر حکم دیتے۔ مصلی کے نیچے جو کچھ پڑا ہے اس سے سبزی فروش اور نانبائی کا قرض چکا دو---(۴۰) بقیہ رقم حاضرین میں تقسیم کر دیتے۔ (۴۱)

اگر کبھی خلیفہ کی طرف سے بھجوایا جانے والا نذرانہ قبول فرما لیتے تو خادم کو حکم دیتے: یہ ابوالفتح آٹے والے کو دے آؤ جس سے درویشوں' فقیروں اور مہمانوں کے لنگر کے لئے آٹا قرض لیا جاتا۔ (۴۲)

جود و سخا

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ساری کائنات میں سب سے بڑھ کر صاحب جود و عطا ہیں جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجود الناس (۴۳)

آپ ﷺ کے لاڈلے فرزند نائب اور وارث' سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ آپ کی شان جود و سخا کے مظہر اتم ہیں۔ مفتی عراق محی الدین ابو عبداللہ محمد البغدادی آپ کی اخلاقی خوبیاں اور جود و عطا کا حال بیان کرتے ہیں:

کان الشیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ سریع الدمعة' شدید الخشیة' کثیر الهیبة' مجاب الدعوة' کریم الاخلاق' طیب الاعراق' ابعد الناس عن الفحش' اقرب الناس الی الحق شدید الباس اذا انتہکت محارم اللہ عزوجل' لا یغضب لنفسه ولا ینتصر لغیر ربه لا یرد سائلا ولو باحد ثوبیه۔

(۴۴)

"شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی (رقت قلبی اور خشیت الٰہی کی وجہ سے عبرت و رقت کی بات سن کر) بہت جلد آنسو بہانے والے، انتہائی خشیت الٰہی رکھنے والے، بارعب و دبدبہ، مستجاب الدعوات، صاحب اخلاق کریمہ، عالی نسب، غیر مہذب بات سے انتہائی دور، حق اور معقول بات سے بہت قریب، حدود الٰہی اور احکام خداوندی کی خلاف ورزی پر آپ کو جلال آجاتا، اپنے معاملہ میں کبھی غصہ نہ کرتے۔ اللہ کے علاوہ کسی چیز کے لئے انتقام نہ لیتے۔ کسی سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے، خواہ بدن کا کپڑا ہی اتار کر کیوں نہ دینا پڑے۔"

آپ ہمیشہ محتاجوں کی دستگیری فرماتے اور کھلے دل سے ان پر خرچ کرتے:

"ایک دفعہ آپ نے ایک شکستہ حال اور افسردہ شخص سے خیریت پوچھی۔ اس نے عرض کیا حضور! دریائے دجلہ کے پار جانا چاہتا تھا مگر ملاح نے بغیر کرایہ مجھے کشتی پر سوار نہ ہونے دیا۔ میرے پاس کچھ بھی نہ تھا۔ میں نے بہت منت سماجت کی مگر ملاح نے میری بات نہ مانی۔ وہ ابھی اس کی بات مکمل نہ ہوئی تھی کہ ایک شخص نے تیس اشرفیوں کی تھیلی بطور نذرانہ آپ کی خدمت میں پیش کی۔ آپ نے تھیلی فقیر کو دے کر فرمایا۔ یہ اس ملاح کو دے دو اور اسے کہہ دینا کہ آئندہ کسی غریب اور محتاج کو دریا عبور کرانے سے انکار نہ کرے۔ پھر آپ نے اپنا کرتہ اتار کر اس فقیر کو دیا۔ پھر بیس دینار

سے یہ کرتہ خرید لیا۔ اور یوں اس غریب کی بھی مدد فرما دی۔ (۴۵)

غرباء سے آپ کی محبت کا اندازہ اس واقعہ سے بھی ہوتا ہے:

"اپنے زمانہ شہرت میں آپ حج کے لئے نکلے۔ جب بغداد کے قریب بستی "حلہ" میں پہنچے تو حکم دیا۔ اس بستی میں سب سے غریب اور بے کس گھرانہ تلاش کرو۔ ہم نے کافی تحقیق کے بعد ایک ایسا مکان تلاش کیا جس میں ایک بوڑھا شخص اپنی بیوی اور بچی کے ساتھ رہتا تھا اور یہی گھر سارے قصبے میں سب سے زیادہ غریب تھا۔ وہاں کے امیروں اور رئیسوں کو آپ کی آمد کا پتہ چلا تو انہوں نے اپنے ہاں قیام کی درخواست کی مگر ان کے اصرار کے باوجود آپ نے اسی غریب کے ہاں ٹھہرنا پسند فرمایا۔ لوگوں نے آپ کی خدمت میں بطور نذرانہ نقدی، سونا، چاندی، مویشی اور کھانے پینے کی اشیاء کے انبار لگا دیئے۔ آپ نے رفقاء سے فرمایا۔ اس مال میں سے اپنا حصہ اس گھر والوں کے لئے وقف کرتا ہوں۔ رفقاء نے بھی آپ کی موافقت و پیروی کرتے ہوئے اپنا اپنا حصہ ان لوگوں کو دے دیا۔ سحری کے وقت آپ نے وہاں سے کوچ فرمایا۔" (۴۶)

سبحان اللہ --- وہ بوڑھا جو چند لمحے پہلے بستی میں سب سے زیادہ غریب تھا آپ کے قدوم میمنت لزوم کی برکت سے اب بستی کا سب سے مالدار شخص بن چکا تھا۔"

لنگر غوثیہ

بھوکوں کو کھانا کھلاتے، اور حاجت مندوں کی ضروریات کے لئے بے دریغ خرچ فرماتے۔

علامہ ابن النجار، جبائی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

ایک بار مجھے سیدنا عبدالقادر جیلانی نے فرمایا۔ میں نے تمام اعمال کے بارے میں تحقیق کی ہے۔ کھانا کھلانے سے بڑا عمل اور حسن اخلاق سے بڑی نیکی میں نے نہیں دیکھی۔ اودلو کانت الدنیا بیدی اطعمها علی الجائع "میری خواہش ہے کہ اگر ساری دنیا (کی دولت) میری ہتھیلی پر رکھ دی جائے تو میں اس سے بھوکوں کو کھانا کھلا دوں۔ پھر فرمایا ایسا محسوس ہوتا ہے میری ہتھیلی میں سوراخ ہیں، کوئی چیز ٹک نہیں سکتی۔ اگر ہزار دینار بھی میرے پاس آئیں تو شام ڈھلنے سے پہلے پہلے تقسیم کردوں۔ (۴۷)

آپ کا لنگر نہایت وسیع تھا، دسترخوان پر خدام اور مہمانوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے۔ آپ کا خادم مظفر تھال میں روٹیاں لے کر دروازہ کے باہر کھڑا آواز دیتا رہتا۔ کسی کو روٹی کی ضرورت ہو یا رات گزارنا چاہے (تو اس کے لئے غوثیہ مہمان خانہ کھلا ہے) آپ کے پاس ہدیہ آتا تو تقسیم فرما دیتے اور ہدیہ بھجوانے والے کو خود بھی ہدیہ بھجواتے۔ (۴۸)

خلق خدا کو کھانا کھلانے کا ایک انداز گیارہویں شریف کی صورت میں بھی تھا۔ علامہ یافعی رحمتہ اللہ علیہ قرۃ الناظر و خلاصتہ المفاخر میں فرماتے ہیں:

آپ ہر سال ربیع الاخر کی گیارہ تاریخ کو سرکار دو عالم صلی اللہ

علیہ وسلم کی نیاز دلوایا کرتے۔ یہ نیاز اتنی مقبول ہوئی کہ پھر آپ ہر ماہ کی گیارہویں تاریخ کو اہتمام کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نیاز دلواتے--- آخر رفتہ رفتہ یہی نیاز اب خود حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی نیاز قرار پائی۔ (۴۹)

گویا اللہ تعالیٰ نے آپ کے میلاد منانے کے عمل کو قبول کر کے یہ صلہ دیا کہ اب ہر ماہ آپ کے نام کی گیارہویں ہو رہی ہے اور حسن اتفاق کہ (بقول مشہور و معتبر) آپ کا وصال بھی گیارہ ربیع الآخر کو ہوا۔ بعض نے سترہ ربیع الآخر تاریخ وصال بیان کی ہے مگر بقول شیخ عبدالحق محقق دہلوی "اس کی کوئی اصل نہیں۔" (۵۰)

آپ کے وصال کے بعد بھی خانقاہ غوثیہ میں گیارہویں شریف کا سلسلہ جاری رہا۔ چنانچہ مشہور محدث علامہ ابن تیمیہ (م ۷۸۸ھ) بھی لنگر میں حصہ لیتے اور اپنی تمام تر شدت کے باوجود سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے حسن عقیدت کی بناء پر آپ کے عرس مبارک اور بڑی گیارہویں شریف کے موقع پر لنگر بھجوایا کرتے۔

علامہ ابراہیم الدوربی لکھتے ہیں:

كان العلامة ابن تيمية يرسل من دمشق الشام ندورا واعانات للحضرة الكيلانية لاجل الدرس والتدريس واطعام الطعام وذالک فی اواخر ربيع الاول وكانت تلك القافلة تحتوى على ثلاثين بعيرا۔ (۵۱)

"علامہ ابن تیمیہ دمشق (شام) سے درگاہ جیلانیہ میں نذرانے

اور ہدیے' درس وتدریس اور (غوثیہ لنگر میں) کھانا کھلانے کے لئے ربیع الاول کی آخری تاریخوں میں بھیجا کرتے تھے اور یہ قافلہ تیس اونٹوں پر مشتمل ہوا کرتا تھا۔"

اخلاق کریمانہ

حضرت شیخ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ گوناگوں اوصاف حمیدہ اور اخلاق کریمانہ کے مالک تھے آپ کی صحبت میں طویل عرصہ رہنے والے شیخ ابوالمظفر معمر جرادہ آپ کے اخلاقی محاسن کا یوں تذکرہ کرتے ہیں:

مارات عيناى احسن خلقا ولا اوسع صدرا ولا اكرم نفسا ولا اعطف قلبا ولا احفظ عهدا وودا من سيدنا الشيخ عبدالقادر' ولقد رايت مع جلالة قدره وعلو منزلته وسعة علمه يقف مع الصغير ويوقر الكبير ويبدا بالسلام ويجالس الضعفاء ويتواضع للفقراء وما قام لاحد من العظماء ولا الاعيان ولا الم بباب وزير ولا سلطان (۵۲)

"آپ سے زیادہ بلند اخلاق' فراخ حوصلہ' کریم النفس' نرم دل' عہد ودوستی کو نبھانے والا اور مہربان شخص میری نظر سے نہیں گزرا' آپ اپنی جلالت شان' بلند مرتبہ اور وسعت علم کے باوجود بچوں کے ساتھ ٹھہر جاتے' بڑوں کی عزت کرتے' سلام میں پہل فرماتے' کمزوروں کے پاس اٹھتے بیٹھتے اور غریبوں کے ساتھ عاجزی وانکساری سے پیش آتے' حالانکہ آپ کسی سربرآوردہ شخصیت یا

رئیس کے لئے تعظیماً کھڑے نہیں ہوئے اور نہ کبھی کسی وزیر یا بادشاہ کے دروازے پر گئے۔

آپ کے تقویٰ، ورع، زہد، استغناء، غریب پروری، مہمان نوازی، سخاوت، ایثار وغیرہ اوصاف کا بیان سطور بالا میں آپ پڑھ چکے ہیں، مزید بعض اخلاقی خوبیوں کا تذکرہ کتاب میں مستقل عنوان کے تحت کیا جا رہا ہے۔

خلاصہ یہ کہ بقول شیخ عبدالحق محقق دہلوی علیہ الرحمہ:

"آپ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم" کا مکمل نمونہ اور "اِنَّکَ لَعَلٰی ھُدًی مُّسْتَقِیْم" کا صحیح مصداق تھے۔" (۵۳)

وصلی اللہ علی جدہ وعلیہ وبارک وسلم

•

حوالہ جات

۱ —— علامہ محمد بن یحیٰ حلبی، قلائد الجواہر، مطبعہ مصطفیٰ البابی، مصر، ص ۱۰۔۹

۲ —— امام یافعی، خلاصۃ المفاخر

۳ —— امام عبدالوہاب شعرانی، طبقات کبری، مصر، ج ۱ ص ۱۱۰

۴ —— شیخ عبدالحق محقق دہلوی، اخبار الاخیار، مجتبائی دہلی، ص ۱۱، ۱۲

۵ —— طبقات کبری ج ۱ ص ۱۰۹

۶ —— طبقات کبری ج ۱ ص ۱۱۱ / ملا علی قاری، نزھتہ الخاطر الفاتر

فی ترجمہ السید الشریف عبدالقادر (محبوب الاتقیا) ص ۵
۷ — شیخ عبدالحق محقق دہلوی، زبدۃ الاثار، مکتبہ نبویہ لاہور، ص ۶۴ / نزہتہ الخاطر ص ۵
۸ — طبقات کبری، ج ا ص ۱۰۹
۹ — اخبار الاخیار، ص ۱۲
۱۰ — قلائد الجواہر، ص ۱۸
۱۱ — امام نورالدین ابوالحسن علی بن یوسف الشطنوفی، بہجۃ الاسرار، مصطفیٰ البابی مصر ص ۹۵
۱۲ — اخبار الاخیار ص ۱۳
۱۳ — الدکتور عبدالرزاق الکیلانی، الشیخ عبدالقادر الجیلانی، دار القلم دمشق ص ۱۰۱
۱۴ — طبقات کبریٰ ج ا ص ۱۱۱
۱۵ — سیدنا عبدالقادر جیلانی، الفتح الربانی، دار الکتب العلمیہ، بیروت مجلس: ۵۱ ص ۱۷۳
۱۶ — بہجۃ الاسرار ص ۸۶
۱۷ — قلائد الجواہر ص ۸
۱۸ — قلائد الجواہر ص ۶
۱۹ — بہجۃ الاسرار ص ۶۱
۲۰ — ایضاً
۲۱ — امام ابوبکر احمد بن حسین البیہقی، شعب الایمان، دار الکتب

العلمیہ بیروت، ج ۲ ص ۲۷۵/ علاؤالدین علی متقی، کنزالعمال، دائرۃ المعارف، ج ۵ ص ۲۰۸

۲۲ ــــ طبقات کبری ج ۱ ص ۱۰۹

۲۳ ــــ نزھتہ الخاطر ص ۳

۲۴ ــــ طبقات کبریٰ ج ۱ ص ۱۰۹

۲۵ ــــ ایضاً

۲۶ ــــ قلائدالجواہر ص ۶

۲۷ ــــ قلائدالجواہر ص ۳۸

۲۸ ــــ سیدنا غوث اعظم، قصیدہ غوثیہ، آرمی پریس لاہور ص ۶

۲۹ ــــ الفتح الربانی مجلس: ۴۴ ص ۱۴۳

۳۰ ــــ الفتح الربانی مجلس: ۱۱ ص ۴۰

۳۱ ــــ الفتح الربانی مجلس: ۴۸ ص ۱۵۲

۳۲ ــــ الفتح الربانی، مجلس: ۱۱ ص ۴۰

۳۳ ــــ الفتح الربانی، مجلس: ۱۲ ص ۴۵

۳۴ ــــ قصیدہ غوثیہ ص ۷

۳۵ ــــ طبقات کبری ج ۱ ص ۱۱۳

۳۶ ــــ طبقات کبری ج ۱ ص ۱۰۹

۳۷ ــــ الفتح الربانی، مجلس: ۵۱ ص ۱۷۳

۳۸ ــــ ابوالحسن اعظمی، تھانوی کے پسندیدہ واقعات، کراچی ص ۷۸

۳۹ ــــ ایضاً

۴۰ ـــــ قلائد الجواہر ص ۳۶

۴۱ ـــــ قلائد الجواہر ص ۸

۴۲ ـــــ قلائد الجواہر ص ۳۶

۴۳ ـــــ امام محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری، اصح المطابع ج ا ص ۳

۴۴ ـــــ بہجتہ الاسرار ص ۱۰۵-۱۰۴

۴۵ ـــــ قلائد الجواہر ص ۳۶

۴۶ ـــــ اخبار الاخیار ص ۱۸

۴۷ ـــــ قلائد الجواہر ص ۸

۴۸ ـــــ ایضاً

۴۹ ـــــ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، جان جاناں، فضلی سنز کراچی، ص ۷۱

۵۰ ـــــ شیخ عبدالحق محقق دہلوی، ماثبت بالسنہ، مطبع محمدی لاہور، ص ۶۵

۵۱ ـــــ صاحبزادہ سید نصیرالدین نصیر گولڑوی، نام ونسب، پاکستان انٹرنیشنل پرنٹرز ص ۶۳۸

۵۲ ـــــ قلائد الجواہر، ص ۱۹

۵۳ ـــــ اخبار الاخیار، ص ۱۷

ظلِّ ذاتِ کبریا و عکسِ ذاتِ مُصطفیٰ

مُصطفیٰ خورشید و آں خُورشیدِ المعاں توئی

مَن رآنی قد رأی الحق گر بگوئی می سزد

زاں کہ ماہِ طیبہ را آئینۂ تاباں توئی

اقتدارِ کن مکن حق مُصطفیٰ را دادہ است

زیرِ تختِ مُصطفیٰ بر کرسئ دیواں توئی

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِکْرَکَ کا ہے سایہ تُجھ پر

(غوثُ الورٰی رضی اللہ عنہ بحیثیتِ مظہرِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اُونچے اُونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تنِ بے سایہ کا سایہ دیکھا
جس نے دیکھا مری جان جلوۂ زیبا تیرا

وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اُونچا تیرا

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باعث تخلیق عالم، فخر آدم و بنی آدم، نور مجسم، قاسم کمالات و نعم، صاحب جود و کرم، رسول مکرم، سید الکل، ختم الرسل، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ کو اللہ رب العزت جل جلالہ و عم نوالہ نے اپنی ربوبیت کا شاہکار اور اپنی قدرت کاملہ کا مظہر اتم بنا کر اور سر اقدس پر "وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ" (۱) کا تاج افخم سجا کر مبعوث فرمایا---

آپ ﷺ کی ذات گرامی سرچشمہ انوار و تجلیات، منبع کمالات، مخزن جود و خیرات اور مرکز فیوض و برکات ہے--- سارے اہل کمال کی مستی اسی ساقی کے خمخانہ توحید سے ہے یہاں تک کہ جملہ انبیاء کرام و رسل عظام بھی آپ کے امتی ہیں اور آپ ہی سے فیض یاب ہو کر منصب نبوت و رسالت پر فائز ہوئے--- علامہ تقی الدین سبکی (م756ھ) رقمطراز ہیں:

فتکون نبوته ورسالته عامة لجمیع الخلق من زمن آدم الی یوم القیامة وتکون الانبیاء واممهم کلهم من امته ویکون قوله بعثت الی الناس کافة لایختص به الناس من زمانه الی یوم القیامة بل متناول من قبلم ایضا۔ (۲)

"حضور ﷺ کی نبوت و رسالت زمانہ آدم علیہ السلام سے تاقیام قیامت جمیع مخلوقات کو شامل ہے۔ تمام انبیاء و مرسلین اور ان کی امتیں سب حضور ﷺ کے امتی ہیں اور حضور علیہ السلام کے فرمان "میں تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوا ہوں۔" سے مراد صرف آپ کے زمانہ سے روز قیامت تک کے لوگ ہی نہیں بلکہ پہلے تمام زمانوں کے لوگ بھی (آپ کے دائرہ امت میں) شامل ہیں۔"

جس طرح امت پر لازم کہ نبی پر ایمان لائیں یوں ہی انبیاء کرام پر ضروری کہ وہ حضور ﷺ پر ایمان لائیں۔ عالم ارواح میں تمام انبیاء ورسل کی ارواح سے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر ایمان اور آپ کی خدمت بجالانے کا پختہ عہد واقرار لیا۔ (۳) اور فرمایا:

ان آمنتم به جعلتکم انبیاء قالوا آمنا به وبنبوته (۴)

"اگر تم اس پر ایمان لاؤ گے تو میں تمہیں نبوت عطا کروں گا۔۔۔ ارواح انبیاء نے عرض کی ہم سب آپ ﷺ کی ذات اور آپ ﷺ کی نبوت پر ایمان لاتے ہیں۔"

اس عہد کے بعد ارواح انبیاء آپ سے فیض یاب ہوتی رہیں۔ چنانچہ

محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محقق دہلوی بیان کرتے ہیں:

"در عالم ارواح نیز فیض بارواح انبیاء از روح او رسیدہ" (۵)

پھر شیخ محقق علیہ الرحمہ نے اس کی تائید میں علامہ بوصیری رحمہ اللہ کے دو شعر نقل کئے:

وکل آی اتی الرسل الکرام بہا
فانما اتصلت من نورہ بھم
فانہ شمس فضل ھم کواکبھا
یظھرن انوارھا للناس فی الظلم (۶)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ آپ ﷺ ہر زمان و مکان، جملہ مخلوقات پست و بالا اور تمام امتوں بلکہ جملہ رسولوں کے بھی رسول ہیں--- انبیاء و رسل اور ان سے فیض پانے والے اولیاء، علماء، صلحاء اور جملہ اہل فضل و کمال حضور ﷺ کے دریوزہ گر اور آپ ﷺ کے خرمن جود و عطا کے خوشہ چین ہیں۔ جیسا کہ امام بوصیری قدس سرہ العزیز کہتے ہیں:

وکلھم من رسول اللہ ملتمس
غرفا من البحر او رشفا من الدیم

"تمام انبیاء کرام (علیہم السلام)، حضور ﷺ کے دریائے معرفت اور باران کرم سے پانی کے ایک چلو یا قطرۂ آب کے طلب گار ہیں۔"

علماء و اولیاء، پہلے انبیاء کرام (علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام) کے زمانوں میں بھی رہے ہیں کہ انبیاء کرام کی وراثت درہم و دینار اور

دنیاوی مال و دولت نہیں بلکہ ان کی وراثت (ظاہری وباطنی) علم ہے۔ حدیث پاک میں ہے:

ان العلماء ورثة الانبياء وان الانبياء لم يورثوا درهما ولا دينارا' وانما ورثوا العلم فمن اخذه اخذ بحظ وافر۔ (۷)

"بیشک علماء انبیاء کے وراث ہیں۔ انبیاء کرام کسی کو درہم اور دینار کا وارث نہیں کرتے۔ انبیاء صرف علم کا وارث کرتے ہیں جس نے علم حاصل کیا اس نے انبیاء کی وراثت سے بڑا حصہ حاصل کیا۔"

ولی کی کرامت' نبی کا معجزہ

وراثت انبیاء سے حصہ پانے والے علماء واولیاء میں اپنے اپنے نبی و رسول کے فیضان اور ان کے رنگ اعجاز کی جھلک پائی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ محققین و متکلمین نے اس امر کی صراحت کی ہے کہ ولی کے ہاتھوں خلاف عادت صادر ہونے والا واقعہ' جسے کرامت سے تعبیر کیا جاتا ہے' درحقیقت نبی کا معجزہ ہوتا ہے۔ چنانچہ عقائد و شرح عقائد میں ہے:

ويكون ذالك اى ظهور خوارق العادات من الولى الذى هومن آحاد الامة معجزة للرسول الذى ظهرت هذه الكرامة لواحد من امته (۸)

"خلاف عقل کام اگر افراد امت میں سے کسی ولی کے ذریعے ظہور پذیر ہو تو وہ درحقیقت اس رسول کا معجزہ ہوتا ہے جس کے

امتی سے کرامت کے طور پر رونما ہوا۔"

"حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری قدس سرہ العزیز کے ہم عصر بزرگ امام ابو شکور سالمی علیہ الرحمتہ رقمطراز ہیں:

کرامة الاولیاء لایورث الشبهة فی معجزة الانبیاء بل یکون دلیلا علی صحة المعجزة لان کرامة الولی معجزة لنبی زمانه تحقیقا لرسول ایامه (۹)

"اولیاء کی کرامت، نبی کے معجزہ سے التباس اور شبہ کا ذریعہ نہیں بلکہ صحت و حقانیت معجزہ کی دلیل ہوا کرتی ہے کیونکہ ولی کی کرامت دراصل اس زمانہ کے نبی کا معجزہ اور ان کے رسول کی تصدیق و تحقیق کی موجب بنتی ہے۔"

اولیاء امت محمدیہ

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا علم، کیونکہ وراثت انبیاء ہے اس لئے اس کے حاملین (علماء و اولیاء) میں فیضان نبوت کا رنگ صاف دکھائی دیتا ہے--- حضور ﷺ چونکہ خاتم النبیین اور جامع کمالات انبیاء و مرسلین ہیں اس لئے آپ کی امت کے علماء و اولیاء کا مقام اور ان کی کرامات بھی پہلے زمانوں کے علماء و اولیاء کی نسبت بلند پایہ اور کثیر و عظیم ہیں--- ہمارے آقا و مولا ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی و رسول ہیں، سلسلہ نبوت بند ہو گیا۔ اب قیامت تک خلق خدا کی ہدایت و رہنمائی کے لئے آپ کی نیابت کا فریضہ علماء و عرفاء کو سونپا گیا۔ اسی لئے آقائے دو عالم ﷺ کا ارشاد گرامی

ہے:

علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ (۱۰)

"میری امت کے علماء (عرفاء فریضہ تبلیغ کی ادائیگی کے اعتبار سے) بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند ہیں۔"

جس طرح انبیاء بنی اسرائیل راہ حق دکھاتے رہے اسی طرح امت محمدیہ کے علماء و عرفاء گم گشتگان راہ کو جادہ حق پر گامزن کرتے رہے اور ان انبیاء کرام سے جس قسم کے معجزات صادر ہوئے امت محمدیہ کے عرفاء سے اسی قسم کی کرامات ظہور پذیر ہوئیں۔

واضح رہے کہ "ورثۃ الانبیاء" کا اعزاز پانے والے علماء ربانیین ہی دراصل اولیاء کاملین ہیں• کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں "تقویٰ" کو ولی کی نشانی اور معیار قرار دیا۔ ارشاد فرمایا:

اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَکَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ۔ (۱۱)

(اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں) "جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہے"

اور تقویٰ اور خشیت کی بنیاد علم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا (۱۲)

"اللہ کے بندوں میں اللہ سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔"

اسی لئے جس قدر علم و عمل اور عرفان زیادہ ہو گا۔ اسی قدر خشیت الٰہیہ میں اضافہ ہو گا۔ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

فواللہ انی لاعلمھم باللہ واشد ھم لہ خشیۃ (۱۳)

"اللہ کی قسم مجھے ان سب سے زیادہ اللہ کی معرفت اور علم حاصل ہے اور میں سب سے زیادہ اس کا خوف اور خشیت رکھتا ہوں۔"

دوسری روایت میں فرمایا:

واللہ انی لاخشاکم للہ واتقاکم لہ (۱۴)

"قسم بخدا میں تقویٰ اور خشیت الہیہ میں تم سب سے بڑھ کر ہوں اور ذات مصطفیٰ ﷺ علیہ التحیتہ والثناء سرچشمہ علم و معرفت ہے اس لئے علم اور خشیت میں آپ کا مقام سب سے برتر واعلیٰ ہے۔

آپ کے وارث و نائب وہی علماء ربانیین اور عرفاء و اولیاء کاملین ہیں جن کے قلوب تقویٰ و خشیت الہیہ سے معمور ہوں۔

مقام غوث اعظم --- نیابت رسول اعظم

یوں تو امت محمدیہ کے تمام اولیاء و علماء ہی قابل قدر ہیں مگر ان میں قطب ربانی، غوث صمدانی، محبوب سبحانی سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا مقام نہایت ممتاز اور ارفع واعلیٰ ہے --- آپ علوم ظاہریہ وباطنیہ کے مجمع البحرین ہیں۔ چونکہ قیامت تک آنے والے تمام اولیاء کے لئے آپ کی ذات کو فیض مصطفوی کا مرکز و منبع بنایا جانا تھا اس لئے حسنی وحسینی جوہر کی ترکیب سے آپ کے وجود باجود کو بطور خاص تیار کیا گیا۔

نبوی ضو، علوی رنگ، بتولی عفت
حسنی اور حسینی ہے سراپا تیرا

جوہر شبر وشبیر سے پا کر ترکیب
ہو گیا نسبی رنگ دوبالا تیرا (۱۵)

پھر اس نجیب الطرفین کو ظاہری وباطنی اور روحانی وجسمانی طور پر وارث ونائب مصطفیٰ ﷺ بنایا گیا۔ آپ خود فرماتے ہیں:

انا حجة الله عليكم جميعكم انا نائب رسول الله صلى الله عليه وسلم ووارثه فى الارض۔ (۱۶)

"میں تم سب پر اللہ کی طرف سے حجت اور دلیل ہوں، میں زمین پر اللہ کے رسول ﷺ کا نائب اور وارث ہوں۔"

اولیائے کرام آپ کو "یا نائب رسول اللہ" کے الفاظ سے سلام عرض کرتے۔" (۱۷)

نیابت عظمیٰ کے اس منصب کا اندازہ شیخ شہاب الدین سہروردی کی اس روایت سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے بارہا یہ بیان فرمایا کہ ہر ولی کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے۔ وانا علی قدم جدی ﷺ اور میں اپنے جد امجد محمد مصطفیٰ ﷺ کے قدم مبارک پر ہوں۔ اور آپ کے ہر ہر نقش قدم پر (آپ کی نیابت واتباع میں) گامزن ہوں، سوائے نبوت کے کہ اس میں غیر نبی کے لئے کوئی راہ نہیں ہے۔ (۱۸)

خود سیدنا غوث اعظم علی جدہ وعلیہ السلام نے قصیدہ غوثیہ میں اس حقیقت کا یوں اظہار فرمایا:

وكل ولى له قدم و انى
على قدم النبى بدر الكمال (۱۹)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی فرماتے ہیں:

الوہیت، نبوت کے سوا تو
تمام افضال کا قابل ہے یاغوث
نبی کے قدموں پر ہے جز نبوت
کہ ختم اس راہ میں حائل ہے یاغوث
الوہیت ہی احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نہ پائی
نبوت ہی سے تو عاطل ہے یاغوث
صحابیت ہوئی پھر تابعیت
بس آگے قادری منزل ہے یاغوث
ہزاروں ۔ تابعی سے تو فزوں ہاں
وہ طبقہ مجملا فاضل ہے یاغوث (۲۰)

"وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ" کا ہے سایہ تجھ پر

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا یہ مشہور مصرعہ عام طور پر خطباء اور واعظین حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں پڑھتے ہین جبکہ آپ نے اسے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی منقبت میں کہا ہے--- کیونکہ قرآن کریم کی شہادت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے "وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ" (۲۱) کے منصب عالی سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نوازا--- اور ابدالاباد تک آپ کے رفعت ذکر کا اعلان فرما دیا۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان ہے، اس شان اور منصب کے

مظہراتم سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ ہیں کیونکہ آپ پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیضان رحمت کا خصوصی سایہ ہے--- جس کا ظہور متعدد اقوال' واقعات اور کرامات سے ہوتا ہے۔ اس مختصر مضمون میں بعض ایسے امور کا تذکرہ کیا جا رہا ہے جن کی روشنی میں یہ امر واضح ہو جائے گا کہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظل حمایت ونصرت میں اور آپ کے خصوصی منظور نظر اور نائب ومظہر ہیں۔

نور ذاتی سے تخلیق

اللہ رب العزت نے سب سے پہلے اپنے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور پاک کو اپنے نور کے پرتو سے پیدا فرمایا۔ جیسا کہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ میں صراحت ہے' حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ان اللہ تعالی قد خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ (۲۲)

(اے جابر) "بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں سے پہلے تیرے نبی کے نور کو پیدا فرمایا۔"

پھر اس نور پاک سے تمام مخلوق کو پیدا فرمایا۔ حدیث پاک میں ہے:

اول ماخلق اللہ نوری ومن نوری خلق کل شی (۲۳)

"سب سے پہلے جو چیز اللہ نے پیدا فرمائی وہ میرا نور ہے اور ہر چیز کو میرے نور سے پیدا فرمایا۔"

بلاشبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصل کائنات ہیں۔ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ چونکہ

آپ کے نائب و وارث اور مظہر ہیں اس لئے حضور ﷺ کی نورانیت میں سے بھی آپ کو خاص حصہ ملا--- سلطان العارفین حضرت سلطان باہو قدس سرہ العزیز رسالہ روحی میں فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضور کے نور کو اپنے ذاتی نور سے پیدا فرمایا۔ اور حضور کے نور ذاتی سے سات ارواح پیدا فرمائے جن میں حضرت محبوب سبحانی پیر دستگیر شیخ عبدالقادر جیلانی کی روح مبارک شامل ہے۔" (۲۴)

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے درج ذیل شعر سے بھی اس امر کی تائید وتوثیق ہوتی ہے:

انا کنت فی العلیا بنور محمد
وفی قاب قوسین اجتماع الاحبة (۲۵)

میں بلندیوں میں نور محمدی کے ساتھ ساتھ رہا اور قاب قوسین میں محبوبوں کا ملاپ تھا۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے اس حقیقت کو یوں بیان کیا:

اے "لیس کمثلہ" کے مظہر، تم شاہ رسل کے ہو نورِ نظر
اے نورِ "انا من نوراللہ" یا عبدالقادر جیلانی (۲۶)

قبل از ولادت بشارت

حضور سید عالم ﷺ کی ولادت باسعادت سے قبل جملہ انبیاء و رسل آپ ﷺ کی تشریف آوری کی خبریں دیتے آئے اور آپ کی عظمتیں

بیان فرماتے رہے۔ یونہی آپ کے فرزند سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ولادت سے پہلے کے اولیاء کرام اور مشائخ عظام آپ کی آمد آمد کی پیش گوئیاں فرماتے رہے اور آپ کی جلالت شان اور مقام و مرتبہ سے لوگوں کو خبردار کرتے رہے--- چند بشارات کا تذکرہ کیا جاتا ہے:

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ

حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ اپنے مکتوب "لطف المعشوق" میں ارقام فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد (حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ) نے ارشاد فرمایا:

"تم سے نویں واسطہ میں تمہاری اولاد سے "عبدالقادر" کا ظہور ہو گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب اور مرتبہ ولایت پر فائز ہو گا اور وہ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کو زندہ کرے گا۔" (۲۷)

سیدنا خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ

علامہ عبدالقادر قادری بن شیخ محی الدین اربلی قادری رحمتہ اللہ علیہ "منازل الاولیاء فی فضائل الاصفیاء" کے حوالے سے تحریر کرتے ہیں:

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حسب وصیت حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک جبہ، آپ کا سلام اور امت محمدیہ کے لئے دعا کا پیغام پہنچایا، خواجہ اویس قرنی سجدے میں گر گئے اور امت محمدیہ کیلئے مغفرت کی دعا مانگی--- ندا آئی اپنا سر اٹھا

لیجئے--- میں نے تمہاری شفاعت سے نصف امت کو بخش دیا اور باقی نصف کو اپنے محبوب غوث اعظم کی شفاعت سے بخشوں گا--- عرض کی بارالہا! تیرا محبوب کون ہے؟ ندا آئی:

هو محبوبی ومحبوب حبیبی وحجتنا علی اهل الارض' وقدماه علی رقاب الاقطاب والاولیاء الاولین والاخرین سوی الصحابة والائمة ومن یقبله یکن من احبابی-(۲۸)

"وہ میرا اور میرے محبوب ﷺ کا محبوب ہے' قیامت تک ہماری طرف سے اہل زمین کے لئے حجت ہو گا' صحابہ کرام اور ائمہ اہل بیت کے سوا تمام اولین و آخرین اولیاء کی گردنوں پر اس کے قدم ہوں گے۔"

امام حسن بصری رضی اللہ عنہ

امام محمد بن سعید زنجانی اپنی تصنیف "روضته النواظر ونزہته الخواطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر" میں رقمطراز ہیں کہ امام حسن بصری سے لے کر سیدنا غوث اعظم تک جتنے مشائخ بھی گزرے ہیں سب نے آپ کی تشریف آوری اور آپ کے بلند رتبے کا ذکر کیا ہے (۲۹)

امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ

حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ نے ایک مرید کو اپنا سجادہ دیا اور فرمایا:

"اسے بحفاظت رکھنا اور مرتے وقت کسی معتمد شخص کو وصیت

کرنا کہ وہ بھی آگے وصیت کرتا رہے تاکہ یہ سجادہ پانچویں صدی ہجری میں غوث اعظم تک پہنچ جائے جن کا نام عبدالقادر الحسنی الجیلانی ہو گا--- انہیں یہ امانت پہنچا کر میری طرف سے سلام کہہ دیا جائے۔ (۳۰)

امام عسکری نے جبہ چھوڑا آپ کی خاطر
جنید باصفا نے دی بشارت غوث اعظم کی

(حفیظ تائب)

حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ

آپ نے ایک بار خطبہ جمعہ کے دوران بشارت دی کہ:

"پانچویں صدی میں رسول ﷺ کی اولاد اطہار میں سے جیلان میں ایک قطب عالم پیدا ہو گا جس کا لقب محی الدین اور نام عبدالقادر ہو گا۔

هو الغوث الاعظم--- ویکون مامورا بان یقول قدمی هذه علی رقبة کل ولی وولیة لله من الاولین والاخرین، سوی الصحابة والانمه من ذریة خاتم النبیین صلی الله علیه وسلم وعلی اله وصحبه اجمعین (۳۱)

"وہ غوث اعظم ہوں گے، انہیں یہ اعلان کرنے کا حکم دیا جائے گا کہ میرا یہ قدم صحابہ کرام اور ائمہ اطہار کے علاوہ اولین و آخرین کے ہر ولی اور ولیہ کی گردن پر ہے۔"

شیخ ابو بکر بن ہوار بطائحی رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے اپنی ایک مجلس میں فرمایا:

سوف یظھر بالعراق رجل من العجم عالی المنزلة عندالله والناس اسمه عبدالقادر مسکنه ببغداد ویقول قدمی هذه علی رقبة کل ولی لله (۳۲)

"عنقریب عراق میں ایک عجمی مرد پیدا ہونے والا ہے جو اللہ تعالیٰ اور لوگوں کے نزدیک بلند مرتبت ہو گا' نام اس کا عبدالقادر اور بغداد میں سکونت پذیر ہو گا جو اعلان فرمائے گا' میرا یہ قدم اللہ تعالیٰ کے ہر ولی کی گردن پر ہے۔"

اسی طرح متعدد اولیائے کبار نے آپ کی ولادت سے کافی عرصہ پہلے آپ کی آمد آمد کی بشارتیں دیں۔

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا(۳۳)
جو ولی قبل ہوئے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں میرے آقا تیرا(۳۴)

شب ولادت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلوہ افروزی

شب میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کے کاشانہ مبارک پر ملائکہ کا جھرمٹ تھا۔ (۳۵) جبکہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ولادت کی رات آپ کے والد ماجد سید ابو صالح موسیٰ جنگی

دوست رضی اللہ عنہ نے مشاہدہ فرمایا کہ حضور سید عالم جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ الصلوات والثناء صحابہ کرام' ائمہ اطہار اور مشائخ واولیاء عظام کے ہمراہ ان کے گھر میں جلوہ افروز ہوئے اور بشارت دی:

یا ولدی یا ابا صالح اعطاک الله ابنا وهو ولدی و محبوبی و محبوب الله تعالی' وسیکون له شان بین الاولیاء والاقطاب کشانی بین الانبیاء والرسل۔ (۳٦)

"بیٹے ابو صالح! اللہ تعالیٰ نے تجھے فرزند عطا فرمایا' جو میرا بیٹا' محبوب اور اللہ تعالیٰ کا (بھی) محبوب ہے۔ اولیاء و اقطاب میں اس کی شان اسی طرح بلند ہو گی جس طرح نبیوں اور رسولوں میں میری شان ہے۔۔"

غوث اعظم درمیان اولیا
چوں محمد مصطفیٰ ﷺ در انبیا

انبیاء کرام کی بشارت

حضور ﷺ کی اتباع کرتے ہوئے دیگر انبیاء کرام نے سیدنا غوث اعظم قدس سرہ العزیز کے والد ماجد کو خواب میں اپنے دیدار سے مشرف فرمایا اور انہیں بشارت دی:

"ان جمیع الاولیاء سوی الائمة رضوان الله علیهم اجمعین یکونون تحت طاعة ولدک هذا' ویضعون قدمه علی اعناقهم' وتکون طاعتهم له سببا لترقی درجاتهم ومن

ینحرف عن طاعته یقع من ذروة القرب الی اسفل البعد والحرمان۔ (۳۷)

"ائمہ اطہار کے علاوہ تمام اولیاء تمہارے فرزند کے مطیع و فرماں بردار ہوں گے اور وہ اس کا قدم اپنی گردنوں پر لیں گے اور اس کی فرماں برداری ان کے لئے ترقی درجات کا ذریعہ اور نافرمانی سراسر باعث محرومی بنے گی۔"

مہر قدم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور، باعث تخلیق کائنات علیہ التحیتہ والصلوات کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ آپ کے دوشانوں کے درمیان مہر نبوت کا نشان تھا۔ (۳۸) جبکہ آپ کے فرزند ارجمند اور آپ کے نائب و وارث سعادت مند، سیدنا غوث اعظم کے شانوں کے درمیان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم اطہر کا نشان تھا۔ (۳۹) اس مہر قدم رسالت ماب کے ثبت کرنے میں اس جانب بڑا واضح اشارہ ہے کہ آپ پر رسول خدا کا ظل حمایت اور سایہ رحمت ہے۔ آپ نور خدا، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مظہر ہیں۔ آپ کے شانوں پر قدم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور آپ کا قدم اولیاء اولین و آخرین کی گردن پر ہے۔ خواجہ خواجگان حضرت سیدنا غریب نواز خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ نے کیا خوب فرمایا:

چوں پائے نبی شد تاج سرت
تاج ہمہ عالم شد قدمت

اقطاب جہاں درپیشِ درت
افتادہ چوں پیشِ شاہ گدا (۴۰)

قدم اطہر کی یہ مہر اس عظیم واقعہ کی نشانی ہے، جب شب معراج حضور ﷺ براق پر سوار ہونے لگے، براق خوشی سے بلند ہوا، سیدنا غوث اعظم کی روح حاضر ہوئی، حضور ﷺ نے آپ کی گردن پر قدم رکھ کر سواری فرمائی۔ اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کا نہایت جامع اور تحقیقی فتویٰ "فتاویٰ کرامات غوثیہ" (۴۱) قابل مطالعہ ہے۔ جس میں تمام اعتراضات واشکالات کا شافی جواب ہے۔

اظہار بندگی

حضور سید عالم ﷺ نے پیدا ہوتے ہی اپنا سر انور سجدہ میں رکھا۔ (۴۲) جبکہ آپ کے مظہر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے پیدا ہوتے ہی رمضان المبارک کا روزہ رکھ کر اظہار بندگی فرمایا۔ (۴۳)

غوث اعظم متقی ہر آن میں
چھوڑا ماں کا دودھ بھی رمضان میں

قدرت الٰہیہ کا خصوصی عطیہ

جب اللہ تعالیٰ کے بے مثل محبوب ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی کرم سے اس سال تمام حاملہ عورتوں کے ہاں لڑکے پیدا فرمائے۔ (۴۴) اور جب محبوب محبوب خدا، مظہر مصطفیٰ (علی جدہ

وعلیہ السلام) پیدا ہوئے تو اس رات صوبہ گیلان کی حاملہ عورتوں میں سے کسی کے ہاں بچی پیدا نہ ہوئی بلکہ اللہ تعالیٰ نے سب کو بچے عطا فرمائے جن کی تعداد گیارہ سو تھی اور گیارہویں والے پیر کے فیضان سے وہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کے ولی بنے۔ (۴۵)

محی الدین

حضور ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے یہ دنیا کفروشرک، ظلم وتعدی، شرو طغیان اور ظلمت و تاریکی کی آماجگاہ تھی۔ آپ آئے تو نور پھیلا۔ کفروشرک کے بت پاش پاش ہوئے اور جہان بھر، نور حق کے اجالے سے روشن و منور ہو گیا۔

جہاں تاریک تھا ظلمت کدہ تھا سخت کالا تھا
کوئی پردے سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اجالا تھا

گویا آپ ﷺ نے جہان مردہ کو پھر سے زندگی بخشی--- مردہ انسانیت کو حیات آشنا کیا، دفن شدہ اخلاقی قدروں کو پھر سے زندہ کرکے اسلام کا پرچم چار دانگ عالم میں لہرا دیا--- اور "لیظہرہ علی الدین کلہ" کے مقصد الٰہیہ کو کماحقہ پورا فرمایا--- علامہ فاسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

اسمه محی لحیاة جمیع الکون به صلی الله علیه وسلم فهو روحه وحیوته وسبب وجوده وبقائه (۴۶)

"حضور اقدس کا ایک اسم گرامی محی ہے--- یعنی زندہ فرمانے والے--- اس لئے کہ سارے جہان کی زندگی حضور ﷺ سے

ہے سو، حضور ﷺ تمام کائنات کی جان، زندگی اور اس کے وجود وبقا کا سبب ہیں۔"

آپ کے معنوی و نسبی فرزند سیدنا عبدالقادر جیلانی کی ولادت سے پہلے ملت اسلامیہ پستی و زبوں حالی کا شکار تھی--- طوائف الملوکی کا دور دورہ تھا--- اسلامی قدروں کو پامال کیا جارہا تھا--- اور جسد اسلام پر نزع کی کیفیت طاری تھی۔ آپ آئے تو امت مسلمہ کی عروق مردہ میں پھر سے زندگی کی لہر دوڑ گئی۔ آپ نے اپنے صفائے باطن، وعظ و تبلیغ اور شبانہ روز محنت سے اسلام کو پھر سے زندہ کر دیا اور "محی الدین" کے لقب سے شہرت دوام پائی۔ چنانچہ • آپ خود بیان فرماتے ہیں:

"میں ایک دفعہ بغداد آرہا تھا۔ مجھے ایک بیمار آدمی ملا جس کا رنگ اڑا ہوا تھا اور بڑا ہی نحیف و ناتواں نظر آرہا تھا۔ مجھے اس نے سلام کیا میں نے "وعلیکم السلام" کہا تو مجھے کہنے لگا میرے قریب آیئے۔ میں نزدیک ہوا تو کہنے لگا۔ مجھے اٹھاؤ۔ میں نے اسے اٹھا کر بٹھایا تو اس کا جسم صحت مند اور توانا نظر آنے لگا اور اس کے چہرے پر رونق آگئی۔ تو اس نے کہا:

"انا الدین وکنت دثرت کما رایتنی وقد احیانی اللہ بک وانت محی الدین"

"میں تمہارا دین اسلام ہوں جو اس قدر نحیف و نزار ہو گیا تھا چنانچہ آپ نے دیکھ لیا ہے کہ آپ کی وجہ سے مجھے اللہ تعالیٰ نے از سر نو زندگی بخشی ہے۔ آج سے تمہارا نام "محی الدین" ہو

گا۔"

جب میں جامع مسجد کی طرف واپس آیا تو مجھے ایک شخص ملا اور کہا۔ یا سید محی الدین۔ نماز ادا کی تو لوگ میرے سامنے ادبا کھڑے ہو گئے اور ہاتھوں کو بوسہ دینے لگے اور زبان سے "یا سید محی الدین" پکارتے جاتے تھے حالانکہ اس سے پہلے کوئی بھی مجھے اس لقب سے نہیں پکارتا تھا۔" (۴۷)

مجتبیٰ

حضور ﷺ کا ایک اسم گرامی مجتبیٰ ہے۔ (۴۸) یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے لئے چن لیا اور اپنا محبوب بنایا۔ اسی لئے قرآن میں فرمایا۔ اِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا (۴۹) اے محبوب تو ہر وقت ہماری نگاہوں (نگاہ رحمت) میں رہتا ہے۔

حضور ﷺ کے نائب سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے ان "مجتبیٰ" بندوں میں سے بنایا ہے جن کے بارے میں فرماتا ہے۔ اَللّٰہُ یَجْتَبِیْ اِلَیْهِ مَنْ یَّشَآءُ (۵۰) اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنی طرف (قرب کیلئے) چن لیتا ہے۔

چنانچہ سیدنا غوث اعظم فرماتے ہیں:

یقال لی بین الیل والنہار سبعین مرۃ انا اخترتک لنفسی ولتصنع علی عینی۔ (۵۱)

"مجھے رات دن میں ستر بار کہا جاتا ہے: میں نے تجھے اپنے لئے

پسند کرلیا تاکہ تو میری نگاہوں کے سامنے پرورش پائے۔"

ظل حمایت

سید عالم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے خصوصی حفاظت اور شر خلائق سے محفوظ رکھنے کا مژدہ سنایا:

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (۵۲)

"اللہ تعالیٰ لوگوں (کے شر) سے آپ کی نگہبانی فرمائے گا۔"

اِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا (۵۳)

"بے شک آپ ہماری حفاظت میں ہیں"

--- اور --- حضور ﷺ نے اپنے اس فرزند کو اپنے ظل حمایت اور سایہ شفقت و رحمت سے سرفراز فرما رکھا ہے --- حضرت خلیفہ بن موسیٰ النہر ملکی قدس سرہ العزیز اپنا رویا صادقہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور علیہ السلام سے عرض کی شیخ عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں:

قدمی هذه علی رقبة کل ولی لله

"میرا یہ قدم اللہ کے ہر ولی کی گردن پر ہے"

آپ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا:

کیف لا هو قطب وانا ارعاه (۵۴)

"شیخ عبدالقادر نے سچ کہا ہے اور کیوں نہ سچ کہیں کہ خود قطب ہیں اور میں ان کا نگہبان ہوں"

اس فرمان والاشان کی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی یوں تشریح کرتے

ہیں:

"اقول وباللہ التوفیق خلاف (واقع) بات زبان سے دو طرح صادر ہوتی ہے۔ یا تو آدمی دانستہ غلط کہے۔ اس کو حضور اقدس ﷺ نے یوں رد فرمایا کہ ھوالقطب وہ قطب ہیں کہ ان کے آگے دوسرے کو دعوے قطبیت نازیبا ہے۔ وذالک علی ان التعریف للتخصیص اور قطب کی شان غلط گوئی نہیں' نہ کہ سید الاقطاب رضی اللہ عنہ وعنہم۔ یا یوں کہ نادانستہ صادر ہو۔ خواہ بوجہ بے خبری۔ یا بسبب بے خودی۔ اس کو حضور ﷺ نے یوں رفع فرمایا کہ انا ارعاہ میں ان کا نگہبان ہوں کہ محمدی قوتوں سے ان کے قلب کو برجا و سالم اور زبان وجنان کو روش انبیاء پر قائم و دائم رکھتا ہوں۔ پھر کیونکر محتمل کہ ہمارا فرزند خلاف واقع کہے یا اہل سکرو بقایائے سکر کی طرح بلند دعوے کرے۔ (۵۵)

گفتہ او گفتہ اللہ بود

حضور پر نور محمد مصطفیٰ ﷺ کی زبان وحی الٰہی کی ترجمان ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَاِلَّا وَحْىٌ يُّوْحٰى (۵٦)

"اور وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں فرماتے۔ نہیں ہوتا ان کا فرمانا مگر وحی جو (ان کی طرف) کی جاتی ہے۔"

نیز رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمرو کو فرمایا:

اکتب فوالذی نفسی بیدہ مایخرج منہ الا حق (۵۷)

"میری گفتگو (حدیثیں) لکھ لیا کرو بخدا اس منہ سے سوائے حق کے کوئی بات نہیں نکلتی"

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام (۵۸)

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند ارجمند اور نائب و مظہر ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو عصمت لسانی عطا فرمائی۔ آپ اذن الٰہی کے بغیر گفتگو نہ فرماتے--- چنانچہ علامہ نورالدین شطنوفی ثقہ راویوں سے آپ کا قول نقل کرتے ہیں۔ فرمایا:

یقال یا عبدالقادر تکلم یسمع منک

مجھے حکم دیا جاتا ہے، اے عبدالقادر! کلام کرو تمہاری بات سنی جائے گی۔ پھر فرمایا: مجھے کہا جاتا ہے اے عبدالقادر۔ بحقی علیک تکلم امنتک من الردی (۵۹)

"قسم ہے تجھے میرے اس حق کی، جو تیرے اوپر ہے، بات کر تجھے میں نے ہلاکت سے مامون بنایا ہے۔"

شیخ محقق دہلوی علیہ الرحمہ آپ کا قول یوں نقل فرماتے ہیں:

"سوگند بخدا عزوجل نکردم و نگفتم چیزی را تا مامور شدم بداں و فرمودے وقتے کہ تکلم بکنم من بکلامی، برشما باد کہ تصدیق کند آں راکہ تکلم من ناشی از یقین ست کہ شک رادروی مجال نیست گویا گردانیدہ می شوم پس گویم و دادہ می شوم پس می بخشم وامر کردہ می شوم پس می کنم

وعہدہ بر کسی است کہ امر کردہ است' والدیة علی العاقلة' **تکذیب** شما مرا زہر قاتل ست مردین شمارا و سبب زوال دنیا و آخرت شماست۔" (۶۰)

"قسم بخدا جب تک مجھے حکم نہ دیا جائے نہ کچھ کرتا ہوں' نہ کہتا ہوں۔ نیز فرمایا: میں تمہیں جو کچھ کہوں تمہارے لئے اس کی تصدیق ضروری ہے کیونکہ میری بات ایسی یقینی ہے جس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ گویا حکم ہوتا ہے تو کہہ دیتا ہوں۔ مجھے دیا جاتا ہے تو دے دیتا ہوں' جب امر ہوتا ہے تو کرتا ہوں۔ اور ذمہ داری اسی کی ہے جو حکم دیتا ہے کیونکہ قاعدہ ہے۔ "الدیة علی العاقلة" خون بہا تعلق داروں پر ہوتا ہے' میری تکذیب تمہارے لئے دینی اعتبار سے زہر قاتل اور دنیا و آخرت کی تباہی کا سبب ہے۔"

نیز آپ اپنے ایک قصیدے میں فرماتے ہیں:

وما قلت هذا القول فخرا وانما
اتى الاذن حتى تعرفون حقيقتى (۶۱)

"میں اپنے خداداد کمالات و مراتب کے بارے میں اظہار خیال فخر کی بنا پر نہیں بلکہ باذن الٰہی کرتا ہوں تاکہ تم میری حقیقت کا کچھ اندازہ کرسکو"

~ جو کہا تو نے وہ مامور من اللہ ہو کر
اپنی خواہش سے نہیں کوئی بھی دعویٰ تیرا (۶۲)

تاثیر کلام

آپ کی مجلس وعظ میں کم و بیش ستر ہزار افراد کا مجمع ہوتا۔ ہفتہ میں تین بار وعظ فرماتے۔ آپ کی مجلس میں علماء' فقہا اور مشائخ بڑی کثرت سے حاضر ہوتے۔ چار سو علماء کرام قلم دوات لے کر آپ کے ملفوظات اور مواعظ حسنہ قلم بند کر لیتے۔ (٦٣) وعظ میں روحانیت اور تاثیر کا یہ عالم ہوتا کہ سامعین پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی' بعض لوگ عشق الٰہی کے جوش میں آکر کپڑے پھاڑ دیتے۔ بعض بے ہوش ہو جاتے' بعض واصل بحق ہو جاتے' غیر مسلم ایمان لے آتے اور ایماندار دولت یقین سے سرشار ہو جاتے۔ آپ کے کلام میں یہ تاثیر اور مقناطیسیت' اپنے جد کریم محمد مصطفیٰ ﷺ کے براہ راست فیضان کا نتیجہ تھی۔ خود فرماتے ہیں:

"شروع شروع میں وعظ سے ہچکچاہٹ ہوتی۔ 16 شوال 553ھ کو نماز ظہر سے پہلے حضور ﷺ نے مجھے اپنے جمال جہاں آرا سے مشرف کیا اور استفسار فرمایا۔ یا بنی لم لا تتکلم بیٹے! وعظ کیوں نہیں کرتے؟ عرض کیا حضور عجمی ہوں فصحائے عرب کے سامنے کیسے لب کشائی کروں؟ فقال لی افتح فاک ففتحته فتفل فیه سبعا۔

آپ نے فرمایا منہ کھولو' میں نے منہ کھولا تو آپ نے سات مرتبہ اپنا لعاب دہن میرے منہ میں ڈالا اور فرمایا جاؤ وعظ و نصیحت کرو اور حکمت و موعظت حسنہ کے ساتھ لوگوں کو اپنے رب کے رستہ کی طرف بلاؤ--- (غوث اعظم فرماتے ہیں) پھر

میں نے نماز ظہر ادا کی تو خلقت میرے ارد گرد جمع ہو گئی۔ میں کچھ مرعوب سا ہو گیا اسی اثنا میں حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے اور فرمایا منہ کھولو فتفل فیہ ستا آپ نے میرے منہ میں چھ مرتبہ لعاب دہن ڈالا۔ میں نے عرض کی سات کا عدد پورا کیوں نہیں فرمایا؟ فقال ادبا مع رسول اللہ ﷺ فرمایا حضور ﷺ کے پاس ادب کی وجہ سے--- اس کے بعد قوت گویائی پیدا ہوئی اور میں لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنے لگا۔ (٦٤)

اولیاء و انبیاء کرام کی تشریف آوری

آپ کی مجلس وعظ میں روحانیت اور انوار و تجلیات کا عجیب سماں ہوتا۔ شیخ عبدالحق محقق دہلوی رقمطراز ہیں:

"جمیع اولیاء و انبیاء احیاء باجساد و اموات بارواح و جن و ملائکہ در مجلس او حاضری شدند و حضرت حبیب رب العالمین نیز برائے تربیت و تائید تجلی می فرمودند۔" (٦٥)

"بقید حیات اولیاء و مشائخ اپنے جسموں کے ساتھ اور باقی اپنی ارواح کے ساتھ مجلس (وعظ) میں موجود ہوتے۔ ملائکہ اور رجال الغیب حاضر ہوتے بلکہ (بسا اوقات) خود محبوب خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بھی آپ کی تربیت و تائید اور حوصلہ افزائی کے لئے جلوہ افروز ہوتے"

اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں:

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں
وہ تیرے وعظ کی محفل ہے یا غوث (٦٦)

قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے، پلاتا ہے تجھے

سرکار ابد قرار ﷺ اپنے بارے میں فرماتے ہیں:

ھو یطعمنی ویسقینی (٦٧)

"میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔"

اور آپ کے وارث وجانشین سیدنا غوث اعظم فرماتے ہیں:

یقال لی یا عبدالقادر بحقی علیک کل، بحقی علیک اشرب (٦٨)

"مجھے حکم دیا جاتا ہے کہ عبدالقادر تجھے میرے حق کی قسم، کھالے، تجھے میرے حق کی قسم پی لے۔"

قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے
پیارا اللہ تیرا چاہنے والا تیرا (٦٩)

کن کی کنجی

اللہ تعالیٰ جل وعلا نے اپنے محبوب مکرم، شہنشاہ کونین ﷺ کو ایسی قوت واختیار اور سلطنت وحکومت عطا فرمائی ہے کہ ہر جگہ آپ کا تصرف ہے۔ آپ کی زبان حق ترجمان "کن" کی کنجی ہے۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

ان جبرئیل اتانی فبشرنی ان اللہ ایدنی بالملائکة وآتانی

النصر وجعل بین یدی الرعب وآتانی السلطان والملک (۷۰)

"جبرئیل امین نے آکر مجھے خوشخبری دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعے میری امداد کی، مجھے نصرت و کامرانی عطا فرمائی، میرے رعب و دبدبہ کا سکہ بٹھا دیا اور مجھے سلطنت و حکومت اور ملک عطا فرمایا۔"

تمام موجودات پر آپ کی حکمرانی ہے۔ آپ کی زبان مبارک سے نکلا ہوا ہر لفظ "کن" کی حیثیت رکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو مشرکین نے جب آگ میں ڈالا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یانار کونی بردا وسلاما علی عمار کما کنت علی ابراہیم (۷۱)

"اے آگ ابراہیم علیہ السلام کی طرح عمار پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا"

حکم بن ابی العاص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام سن کر منہ بگاڑ لیتا۔ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا:

کن کذالک فلم یزل یختلج حتی مات (۷۲)

"ایسا ہی ہو جا چنانچہ مرتے دم تک اس کا چہرہ بگڑا رہا"

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

یونہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث و نائب اور مظہر جلالت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ جل وعلا نے شان و شوکت اور حکومت عطا کر رکھی تھی اور آپ کو "کن" کی قوتیں مرحمت فرما دیں چنانچہ آپ اکثر فرمایا کرتے:

واعطیت حرف "کن" (۷۳)

"مجھے حرف کن عطا کیا گیا ہے۔"

سیدنا غوث اعظم فتوح الغیب میں فرماتے ہیں:

"اے بندے جب تو مقام فنا حاصل کر لے تو پھر "یرد علیک التکوین" (۷۴) تمہیں تکوین عطا کر دی جائے گی۔"

شیخ محقق اس کی تشریح میں رقمطراز ہیں:

"وسپردہ می شود بتو هست کردن وپیدا گردانیدن کائنات وتصرف دادہ می شود ترا در عالم بروجہ کرامت وخرق عادت" (۷۵)

"فنائیت کے بعد موجود کرنے اور کائنات پیدا کرنے کا کام تیرے سپرد کیا جائے گا اور کرامت و خرق عادت کے طور پر تجھے سارے جہان میں تصرف کی قوت عطا کی جائے گی۔"

قصیدہ غوثیہ شریفہ میں سیدنا پیر پیراں فرماتے ہیں:

"میرا حکم ہر حال میں نافذ ہے اگر میں اپنے راز کا پرتو ڈالوں تو سمندر خشک ہو جائیں (۷۶) آگ بجھ جائے (۷۷) پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں (۷۸) مردے زندہ ہو جائیں (۷۹) نیز ماہ و سال میری اجازت سے بدلتے ہیں۔" (۸۰)

اس قسم کے تصرفات کا تذکرہ کرکے ارشاد فرمایا:

"(الغرض) اللہ کے سارے بلاد میرا ملک اور ان پر میری حکومت ہے۔"

بلاد اللہ ملکی تحت حکمی
ووقتی قبل قلبی قد صفالی (۸۱)

"اللہ کے تمام شہر میرے زیر نگیں ہیں ان پر میری حکومت ہے اور میری روحانی حالت میرے جسم کے پیدا ہونے سے پہلے ہی برگزیدہ اور مصفی تھی۔"

ظاہر ہے یہ ساری عظمت و رفعت اور قوت تصرف آپ کو اپنے جد کریم احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل حاصل ہوئی اعلیٰ حضرت کہتے ہیں:

احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو
کن اور سب کن مکن حاصل ہے یاغوث
تیری قدرت تو فطریات سے ہے
کہ "قادر" نام میں داخل ہے یاغوث (۸۲)

قوت مشاہدہ

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنایا۔ (۸۳) تمام جہانوں کے لئے رحمت وہی ہو سکتا ہے جس کی قوت مشاہدہ اتنی عظیم ہو کہ کوئی گوشہ، کوئی ذرہ اور کوئی حقیقت ان سے مخفی نہ رہے--- اس خصوصیت کو اللہ تعالیٰ "شَاہِدًا" (۸۴) کہہ کر بیان فرماتا ہے۔ متعدد احادیث سے بھی اس وسعت نظر کی تائید ہوتی ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انی اری مالا ترون واسمع مالا تسمعون (۸۵)

"میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ سن لیتا ہوں جو

تم نہیں سنتے۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ماھو کائن الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ (۸٦)

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے ساری دنیا کو پیش فرما دیا ہے' میں اسے اور تاقیامت جو کچھ اس میں ہونے والا ہے' سب ایسے دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھتا ہوں۔"

اے فروغت صبح اعصار و دہور
چشم تو بینندۂ ما فی الصدور (۸۷)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصدق سے آپ کے فرزند سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو بھی اللہ تعالیٰ جل وعلا نے ایسی بصیرت اور بصارت سے نوازا کہ مخفی حقائق آپ پر عیاں تھے اور کائنات کے تمام گوشے آپ کی نگاہوں کے سامنے رہتے--- خود فرماتے ہیں:

ان عینی فی اللوح المحفوظ (۸۸)

"میری نظر لوح محفوظ پر ہے۔"

نیز فرمایا:

لولا لجام الشریعۃ علی لسانی لا خبر تکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم' انتم بین یدی کالقواریر' یری ما فی بواطنکم وظواھر کم (۸۹)

"اگر میری زبان پر حکم شریعت کی لگام نہ ہوتی تو میں تمہیں بتا دیتا جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو۔ میں تمہارے ظاہر و باطن کو جانتا ہوں کیونکہ تم میری نظر میں شیشے کی مانند ہو۔"

محمد مصطفیٰ ﷺ کے نائب سیدنا غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ اعلان فرمارہے ہیں:

نظرت الی بلاد الله جمعا
کخردلة علی حکم اتصال (۹۰)

"اللہ تعالیٰ کے تمام بلاد ہمیشہ میری نظر میں اس طرح متصل و مجتمع ہیں جیسے (ہتھیلی پر) رائی کا ایک دانہ ہو۔"

آج کے ترقی یافتہ دور کی سائنس اپنی تمام تر ایجادات کے باوجود "بلاد اللہ" کی وسعت کا اندازہ نہیں کر سکی۔ دور حاضر کا ایک بڑا سائنس دان آئن سٹائن کہتا ہے۔

میں نے ریڈیو دوربین کے ذریعے ایک ایسا کہکشاں تو دیکھ لیا ہے جو زمین سے دو کروڑ نوری سال کے فاصلے پر ہے، یعنی روشنی، جو فی سیکنڈ ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل طے کر جاتی ہے، وہاں دو کروڑ سال میں پہنچے گی لیکن جہاں تک کائنات کی سرحدیں معلوم کرنے کا تعلق ہے، اگر میری عمر ایک ملین یعنی دس لاکھ سال بھی ہو جائے تو بھی (معلوم) نہیں کر سکتا۔ (۹۱)

سائنس جن حقائق کو ابھی دریافت نہیں کر سکی، وہ اللہ کے عبد مقرب پیر پیران سیدنا عبدالقادر جیلانی پر مخفی نہیں ہیں۔ جب غوثیت ماب

کی چشم بصیرت کا یہ عالم ہے تو آپ کے جد امجد شاہد و شہید آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کے مشاہدات اور وسعت نظر کا کیا عالم ہو گا۔

حلقہ اثر کی وسعت

ہمارے آقا و مولا ﷺ کسی مخصوص خطہ زمین یا کسی ایک گروہ کے رسول نہیں بلکہ رسول الکل ہیں۔ آپ کا حلقہ اثر اور دائرہ رسالت عام ہے۔ اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

وَمَا اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا کَافَّۃً لِّلنَّاسِ (۹۲)

"اور (اے محبوب) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو (قیامت تک) تمام لوگوں کے لئے ہے۔"

نیز فرمایا:

قُلۡ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ جَمِیۡعًا (۹۳)

"آپ فرما دیجئے' اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں" ایک اور مقام پر ارشاد ربانی ہے:

تَبَارَکَ الَّذِیۡ نَزَّلَ الۡفُرۡقَانَ عَلٰی عَبۡدِہٖ لِیَکُوۡنَ لِلۡعٰلَمِیۡنَ نَذِیۡرًا (۹۴)

"بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اتارا قرآن اپنے (مقدس) بندے پر تاکہ وہ تمام جہانوں کے لئے ڈرانے والا ہو۔"

حدیث پاک میں ہے:

ارسلت الی الخلق کافة (۹۵)

"میں ساری مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔"

حضور ﷺ کے نائب و مظہر، پیر پیراں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو وہ عظمت نصیب ہوئی کہ دیگر مشائخ کی نسبت آپ کا حلقہ اثر وسیع تر ہے۔ آپ شیخ الکل ہیں۔ خود فرماتے ہیں:

الانسان لھم مشائخ والجن لھم مشائخ والملائکۃ لھم مشائخ وانا شیخ الکل (۹٦)

"انسانوں کے بھی پیر ہیں، جنات اور فرشتوں کے بھی پیر ہیں، لیکن میں تمام پیروں کا پیر ہوں۔"

ملائک کے، بشر کے، جن کے حلقے
تیری ضو ماہ ہر منزل ہے یاغوث
ملک کے، کچھ بشر، کچھ جن کے ہیں پیر
تو شیخ عالی وسافل ہے یاغوث (۹۷)

کوئی مثل نہ ڈھولن دی

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنے محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ کو بے مثل بنایا۔ چنانچہ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ آپ کی تعریف کرتے ہوئے آخر میں اعتراف عجز کے طور پر فرماتے ہیں:

لم ارقبلہ ولا بعدہ مثلہ صلی اللہ علیہ وسلم (۹۸)

"میں نے حضور ﷺ جیسا آپ سے پہلے کبھی دیکھا اور نہ ہی بعد میں۔"

حضور ﷺ بے مثل ہیں اس بے مثلیت کو حضور ﷺ نے خود بھی بیان فرمایا:

ایکم مثلی (۹۹)

"تم میں کون میری مثل ہو سکتا ہے۔"

فیضان مصطفیٰ ﷺ سے آپ کے نائب و مظہر سیدنا غوث اعظم بھی حلقہ مشائخ واولیاء میں بے مثل و ممتاز ہیں۔ آپ قصیدہ غوثیہ میں فرماتے ہیں:

انا البازی اشھب کل شیخ
فمن ذا فی الرجال اعطی مثالی (۱۰۰)

جس طرح باز اشہب پرندوں پر غالب ہوتا ہے اسی طرح میں تمام مشائخ پر غالب ہوں۔ بتاؤ مردان خدا میں کوئی ہے جس کو میرے جیسا رتبہ ملا ہو۔ (یعنی کسی کو ایسا رتبہ نہیں دیا گیا)

نیز آپ نے ارشاد فرمایا:

لاتقیسونی باحد ولا تقیسوا علیٰ احدا (۱۰۱)

"مجھے کسی پر اور کسی کو مجھ پر قیاس مت کرنا۔"

حقیقت کوئی نہیں پا سکتا

حضور ﷺ کی شان بے مثلیت اس قدر انوکھی ہے کہ آپ کی حقیقت تک رسائی ممکن نہیں۔ چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا:

یا ابابکر والذی بعثنی بالحق لم یعلمنی حقیقة غیر ربی (۱۰۲)

"اے ابوبکر اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا' میری حقیقت میرے رب کے بغیر کوئی نہیں جانتا۔"

حضور ﷺ کے مظہر و وارث سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

انا من وراء امر الخلق' انا من وراء عقولھم (۱۰۳)

"میری تخلیق امور خلق سے ماورا ہے اور میں لوگوں کی عقل و خرد سے بالا ہوں۔"

نیز فرمایا:

"اے زمین کے شرق و غرب اور آسمان کے رہنے والو' سن لو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ویخلق مالا تعلمون وانا ممالا تعلمون (۱۰۴)

"اور وہ پیدا کرے گا جس کی تمہیں خبر نہیں' اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہیں (خدا جانتا ہے) تم نہیں جانتے"

اعلیٰ حضرت نے اس بے مثلیت کو یوں بیان فرمایا:

"مما لا تعلمو" ست عبدالقادر
مستور ستور ہوست عبدالقادر
می جو' می گو' آں چہ دانی کہ وراست
از جستن وگفتن اوست عبدالقادر (۱۰۵)

قرب خاص

نبی اکرم' نور مجسم ﷺ کے بے مثل پیکر کو مخلوق خدا کی ہدایت

ورہنمائی اور ان کی فیض یابی کے لئے دنیا میں بھیجا گیا--- یوں تو اس "عبدہ ورسولہ" کا تعلق اپنے آقا و مولی رب کریم (جل و علا) سے ہمہ وقت رہتا مگر اس تعلق باللہ کا رنگ کبھی انتہائی خصوصی انداز اختیار کر جاتا کہ ان اوقات میں محبوب و محب کے سوا کسی دوسرے کی رسائی نہیں تھی--- آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

لی مع اللہ وقت لا یسعنی ملک مقرب ولا نبی مرسل۔
(۱۰۶)

"اللہ تعالیٰ سے قرب خاص کا میرے لئے ایسا وقت (بھی) ہوتا ہے کہ اس میں (میرے اور میرے رب کے مابین) کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی نبی و مرسل بھی حائل نہیں ہو سکتا۔ (ان لمحات قرب میں کسی مقرب فرشتے اور کسی نبی و رسول کا گزر نہیں۔)

نبی سرور ہر رسول و ولی ہے
نبی راز دار مع اللہ لی ہے (۱۰۷)

اور--- آپ ﷺ کے فیضان کرم سے آپ کے فرزند سیدنا غوث اعظم قدس سرہ العزیز بھی قرب خاص کی لذت سے بہرہ یاب تھے۔ فرماتے ہیں:

انا فی حضرۃ التقریب وحدی (۱۰۸)
میں بارگاہ الٰہی کے قرب خاص میں یکتا ہوں۔

مقام مخدع

سیدنا غوث اعظم نے فرمایا "میرا مقام مخدع ہے" (۱۰۹) یہ قرب

خاص کی وہ اعلیٰ و ارفع منزل ہے کہ اکابر مشائخ اس کی جھلک بھی نہیں دیکھ پاتے--- اس سلسلے میں شیخ عبدالرحمٰن طفسونج کا واقعہ قابل ذکر ہے:

ایک مرتبہ آپ نے طفسونجی (عراق اور واسط کے درمیان' دجلہ کے مشرقی جانب واقع ایک شہر) (۱۱۰) میں وعظ کے دوران اپنے بلند رتبہ کا ذکر کیا تو وہاں موجود غوث اعظم کے ایک مرید ابوالحسن علی بن احمد الحبی نے اپنی گدڑی اتار پھینکی اور شیخ سے کہا آؤ میرے ساتھ مقابلہ کرلو--- اس پر شیخ عبدالرحمٰن خاموش ہو گئے اور اپنے مریدین سے کہا اس شخص کا ہر ہر بال عنایت الہیہ سے معمور ہے--- پھر ان سے پوچھا تمہارے شیخ کون ہیں؟ آپ نے جواب دیا شیخ عبدالقادر جیلانی--- اس پر شیخ عبدالرحمٰن نے کہا زمین پر تو میں نے ان کا ذکر سنا ہے مگر درکات قدرت میں' جو چالیس سال سے میرا مقام ہے' شیخ عبدالقادر جیلانی کو میں نے کبھی نہیں دیکھا پھر آپ نے اپنے چند مریدوں کو حکم دیا کہ بغداد جاکر شیخ عبدالقادر جیلانی کی خدمت میں عرض کرنا عبدالرحمٰن آپ کو سلام کہتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ چالیس سال سے میں درکات قدرت کے مقام میں ہوں مگر وہاں آپ کو کبھی نہیں دیکھا--- ادھر غوث پاک نے اپنے چند مریدوں کو فرمایا تم طفسونج جاؤ راستے میں شیخ عبدالرحمٰن کے مرید تمہیں ملیں گے انہیں واپس لے جانا اور شیخ کو میرا سلام پہنچا کر یہ کہنا کہ آپ درکات قدرت کے مقام میں

ہیں جو اس مقام میں ہو وہ مقام الحضرۃ والے شخص کو نہیں دیکھ سکتا اور جو مقام الحضرۃ میں ہو وہ مقام مخدع والے کو نہیں دیکھ سکتا۔

"وانا فی مقام المخدع ادخل واخرج من باب السر من حیث لا یرانی"

اور میرا مقام مخدع ہے جہاں مخفی دروازے سے میرا آنا جانا ہوتا ہے--- بھلا وہاں آپ مجھے کیسے دیکھ سکتے ہیں؟

مزید تسلی کے لئے ایک نشانی بتاتا ہوں جس سے آپ کو میرے مرتبے کا اندازہ ہو جائے گا۔ آپ کو فلاں رات خلعت رضا عطا کی گئی اور فلاں رات بارہ اولیاء اللہ (علامہ ابن حجر ہیتمی مکی نے امام یافعی کے حوالے سے بارہ ہزار اولیاء کرام کی تعداد ذکر کی ہے) کی موجودگی میں سبز رنگ کی منقش خلعت دی گئی۔ یہ خلعتیں میرے ہاتھوں ہی سے آپ تک پہنچی تھیں۔ شیخ عبدالرحمٰن نے یہ پیغام سنتے ہی فرمایا: صدق الشیخ عبدالقادر--- شیخ عبدالقادر سچ فرماتے ہیں (۱۱۱)

پا سکا کون سوا تیرے مقام مخدع
تجھ سے مخصوص ہے یہ رتبہ اعلیٰ تیرا

(صاحبزادہ نصیرالدین نصیر)

سیادت کل

اللہ تعالیٰ جل وعلا نے حضور سید عالم ﷺ کو جملہ انبیاء ورسل پر

افضلیت و برتری عطا فرمائی۔ شب معراج بیت المقدس میں تمام انبیاء نے حضور کی امامت واقتدا میں نماز (۱۱۲) ادا کر کے آپ کی قیادت کو تسلیم کرنے کا عملی مظاہرہ فرمایا۔ حضور علیہ الصلوات والسلام فرماتے ہیں:

آدم ومن دونه تحت لوائی (۱۱۳)

"آدم اور ان کے ماسوا سب کے سب میرے جھنڈے تلے ہیں۔"

آپ ﷺ کے نائب و وارث اور آپ کے فیضان کے امین سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اولیاء کرام پر اپنی برتری کا بر سر منبر مامور من اللہ ہو کر یوں اعلان فرمایا:

قدمی هذه علی رقبة کل ولی لله (۱۱۴)

"میرا یہ قدم اللہ تعالیٰ کے ہر ولی کی گردن پر ہے۔"

جب آپ نے بامرالٰہی یہ اعلان فرمایا تو:

"تجلی الحق عزوجل علی قلبه وجاء ته خلعة من رسول الله صلی الله علیه وسلم علی یدطانفة من الملانکة المقربین والبسها بمحضر من جمیع الاولیاء من تقدم منهم ومن تاخر' الاحیاء باجسادهم والاموات بارواحهم"

اللہ تعالیٰ عزوجل نے آپ کے قلب اطہر پر تجلی فرمائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ملائکہ مقربین کے ہاتھوں خلعت آئی۔ اس موقع پر تمام اولیاء متقدمین ومتاخرین' زندہ اپنے جسموں سے اور اموات اپنی روحوں کے ساتھ موجود تھے۔

ان کی موجودگی میں آپ کو خلعت پہنائی گئی۔ ملائکہ اور رجال الغیب فضا میں صف بستہ کھڑے، مجلس کو ڈھانپے ہوئے تھے "ولم یبق ولی فی الارض الاحنا عنقه" اور روئے زمین کا کوئی ولی ایسا نہ تھا جس نے اپنی گردن نہ جھکائی ہو۔ (۱۱۵)

جس کی منبر بنی گردن اولیا
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام (۱۱۶)

اکثر علماء و مشائخ کا اتفاق ہے کہ سیدنا غوث اعظم قدس سرہ العزیز حضرات صحابہ کرام اور ائمہ اہل بیت اطہار (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے سوا سب زمانوں کے اولیاء کے سردار ہیں۔ معاصرین، اولین و آخرین، سب کے سب آپ سے فیض یافتہ اور آپ ہی کے تابع فرمان ہیں۔ (۱۱۷)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

نامد ز سلف عدیل عبدالقادر
ناید بخلف بدیل عبدالقادر
مثلش گر ز اہل قرب جوئی، گوئی
عبد القادر مثیل عبد القادر (۱۱۸)

علامہ شطنوفی نقل فرماتے ہیں:

"آپ کے اس فرمان پر سر تسلیم خم کرنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اولیاء کرام کے دلوں میں نور، علوم میں برکت اور احوال میں بلندی کو اور زیادہ کردیا۔ (۱۱۹)

ہند الولی خواجہ غریب نواز چشتی علیہ الرحمہ کا سر جھکانا

ہند الولی خواجہ خواجگان سیدنا خواجہ معین الدین چشتی اجمیری قدس سرہ العزیز خراساں کے پہاڑوں میں مشغول عبادت تھے۔ آپ نے سیدنا غوث اعظم قدس سرہ العزیز کا یہ اعلان روحانی طور پر سنا تو فوراً اپنی گردن خم کر دی اور عرض کی۔ "قدماک علی راسی" آپ کے دونوں قدم میرے سر پر ہیں۔ حضور غوث اعظم نے آپ کی اس نیازمندی سے خوش ہو کر مجلس میں فرمایا کہ سید غیاث الدین کے صاحبزادے نے گردن جھکانے میں سبقت کی ہے، اس تواضع اور حسن ادب کی وجہ سے وہ اللہ و رسول کے محبوب بن گئے ہیں۔ عنقریب انہیں ولایت ہند سے سرفراز کیا جائے گا۔ (۱۲۰)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز سیدنا غوث اعظم کی افضلیت، آپ کے اس مبارک قول کی حقیقت و حقانیت اور خواجہ اجمیری علیہ الرحمہ کی اطاعت و فرمانبرداری کا یوں تذکرہ کرتے ہیں:

آں کہ پایش بر رقاب اولیائے عالم است
وانکہ ایں فرمود و حق فرمود باللہ آں توئی
اندریں قول آں چہ تخصیصات بے جا کردہ اند
از زلل یا ازضلالت پاک ازاں بہتاں توئی
بہرپایت خواجہ ہنداں شہ کیواں جناب
"بل علی راسی و عینی" گوید آں خاقاں توئی (۱۲۱)

حضرت بابا فرید گنج شکر علیہ الرحمہ کا اظہار عقیدت

تفریح الخاطر میں نکات الاسرار کے حوالے سے ہے کہ ایک مرتبہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر قدس سرہ العزیز کی مجلس میں سیدنا غوث اعظم کے اولیاء کی گردنوں پر قدم مبارک کا تذکرہ ہوا۔ حضرت بابا صاحب علیہ الرحمہ نے فرمایا!

جب میرے شیخ خواجہ بزرگوار حضرت معین الدین چشتی اجمیری (علیہ الرحمہ) نے آپ کا قدم اپنی گردن پر رکھا ہے۔ "فمنصبی ان اقول علی حدقة عینی" میرا منصب ہے کہ یہ عرض کروں غوث اعظم کا قدم میری آنکھ کی پتلی پر بھی ہے۔ (۱۲۲)

حضور سیدنا غوث اعظم کے فرمان والا شان "قدمی هذه علی رقبة کل ولی لله" کی مزید تحقیق اور اس سلسلہ میں نہایت نفیس ابحاث ملاحظہ کرنے کے لئے درج ذیل کتب کا مطالعہ مفید ہے۔

1- السیف الربانی فی عنق من اعترض علی الغوث الجیلانی از علامہ شیخ سید محمد المکی۔

2- نام ونسب۔ از صاحبزادہ سید نصیرالدین نصیر گولڑوی۔

3- مہر منیر از مولانا فیض احمد گولڑوی چشتی۔

4- مقدمہ شرح قصیدہ غوثیہ (شارح عبدالمالک علیہ الرحمہ) از حکیم محمد موسیٰ امرتسری۔

5- اغتراف السائل من الیم فی تحقیق حدیث القدم از مولانا ابوالضیاء محمد باقر نوری علیہ الرحمہ (غیر مطبوعہ)

مظہر صاحب خلق عظیم

اللہ تعالیٰ جل وعلا نے محسن انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو حسن ظاہری کی طرح حسن باطنی سے نوازا اور آپ ﷺ کی سیرت اور کردار کی عظمت کا اعلان فرمایا:

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم (۱۲۳)

"بے شک آپ عظیم الشان خلق کے مالک ہیں۔"

تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا
تیری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا
تیرے خالق حسن و ادا کی قسم

(فاضل بریلوی)

سیرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ چونکہ آپ ﷺ کے نائب و وارث ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ظاہری حسن وجمال کے ساتھ ساتھ باطنی حسن سے نوازا اور اخلاق و کردار میں سید عالم ﷺ کا مظہر بنایا۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رقم طراز ہیں:

مکارم اخلاق میں آپ "اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم" کا نمونہ اور "اِنَّکَ لَعَلٰی ھُدًی مُّسْتَقِیْم" کا مصداق تھے۔ آپ اتنے عالی مرتبت، جلیل القدر، وسیع العلم ہونے اور شان وشوکت کے

باوجود ضعیفوں میں بیٹھتے' ان کی لغزشوں اور کوتاہیوں سے درگزر فرماتے' اگر کوئی جھوٹی قسم بھی کھالیتا تو آپ مان لیتے' فقیروں کے ساتھ تواضع سے پیش آتے' بڑوں کی عزت' چھوٹوں سے شفقت فرماتے' سلام کرنے میں پہل کرتے' مہمانوں اور طالب علموں کے ساتھ کافی دیر بیٹھتے' اپنے علم و کشف (سے حقیقت حال جاننے کے باوجود اس) کا اخفا فرماتے اور اپنے ہم نشینوں اور مہمانوں سے دوسروں کی نسبت انتہائی خوش خلقی اور خندہ پیشانی سے پیش آتے--- آپ کبھی فاسقوں' سرکشوں' ظالموں' مالداروں اور سربرآوردہ لوگوں کے لئے تعظیماً کھڑے ہوتے نہ کسی وزیر یا حاکم کے دروازہ پر کبھی جاتے' مشائخ وقت میں کوئی بھی خوش اخلاقی' وسعت قلبی' کرم نفسی' نرمی اور مہربانی میں آپ کی برابری نہیں کر سکتا۔ (۱۲۴)

بعض مشائخ نے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے اوصاف کو اس طرح قلمبند کیا ہے:

آپ بڑے بارونق' ہنس مکھ' خندہ رو' انتہائی شرمیلے' وسیع الاخلاق' نرم طبیعت' پاکیزہ اوصاف' کریم الاخلاق اور مہربان وشفیق تھے' جلیس و ہم نشین کی عزت کرتے' مغموم کی امداد فرماتے--- آپ بکثرت رونے والے' اللہ سے بہت ڈرنے والے' مستجاب الدعوات' بدگوئی سے بہت دور اور حق کے بہت قریب تھے' احکام الہیہ کی نافرمانی میں سخت گیر تھے لیکن اپنے اور

غیراللہ کے لئے غصہ نہ فرماتے، کسی سائل کو خالی نہ لوٹاتے اگرچہ وہ آپ کے بدن کے کپڑے ہی لے جائے، توفیق خداوندی آپ کی رہنما، تائید ایزدی آپ کی معاون تھی۔ علم نے آپ کو مہذب اور قرب نے آپ کو مودب بنایا، خطاب الٰہی آپ کا مشیر اور ملاحظہ خداوندی آپ کا سفیر تھا، انس آپ کا ساتھی، خندہ روئی آپ کی صفت، سچائی آپ کا وظیفہ، فتوحات آپ کا سرمایہ، بردباری آپ کا فن، یادِ الٰہی آپ کا وزیر، غور و فکر آپ کا مونس، مکاشفہ آپ کی غذا اور مشاہدہ آپ کی شفا تھی۔ آداب شریعت آپ کا ظاہر اور اوصاف حقیقت آپ کا باطن تھا۔ (۱۲۵)

بدن پر مکھی نہ بیٹھتی

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے نظافت و پاکیزگی کا پیکر بنایا۔ آپ کی یہ خصوصیت تھی کہ آپ پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔ (۱۲۶)

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے جسم پر بھی مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔ (۱۲۷) محمد بن خضر روایت کرتے ہیں کہ میرے والد تیرہ سال تک حضرت کی خدمت میں حاضر رہے اس اثناء میں آپ کے بدن پر مکھی بیٹھی نہیں دیکھی۔ (۱۲۸)

علامہ نبہانی رضی اللہ عنہ امام مناوی علیہ الرحمہ کے حوالے سے اس کا سبب بیان کرتے ہیں:

وکان الذباب لا یصیبه وراثة من المصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۱۲۹)

غوث اعظم کے بدن پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی اور یہ خصوصیت آپ کو اپنے جد کریم مصطفیٰ ﷺ سے وراثت کے طور پر حاصل ہوئی۔

کثرت کرامات

اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام سے پہلے انبیاء ورسل کو محدود و متعین معجزات سے نوازا تھا مگر ہمارے آقا و مولا سید المرسلین ﷺ کو کثرت معجزات سے نوازا۔ آپ سے جس قسم کا معجزہ طلب کیا گیا آپ نے اپنی حقانیت وصداقت کے ثبوت کے لئے اسی قسم کا معجزہ دکھا دیا۔ پہلے انبیاء کرام معجزہ لے کر آئے جب کہ آقائے دو عالم سراپا معجزہ بن کر تشریف لائے۔

سربسر بن کے معجزہ آئے
سر کے بالوں سے لیکے پاؤں تک

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

يَاأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ (۱۳۰)

"اے لوگو تحقیق تمہارے پاس آگئی تمہارے رب کی طرف سے مستحکم دلیل" (یعنی رسول کریم ﷺ کی ذات گرامی)

اللہ تعالیٰ نے دنیا کے متاع کو قلیل فرمایا:

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ (۱۳۱)

"فرما دیجئے دنیا کا سامان بہت تھوڑا ہے۔"

مگر اپنے محبوب ﷺ کے معجزات کی کثرت کو "الکوثر" سے تعبیر فرمایا:

اِنَّا اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ (۱۳۲)

"ہم نے تمہیں کثرت معجزات سے نوازا۔" (۱۳۳)

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ چونکہ حضور ﷺ کے روحانی فرزند، نائب اور مظہر ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو کثرت کرامات سے نوازا۔ امام یافعی فرماتے ہیں:

ان کراماته تواترت او قریب بالتواترو معلوم بالاتفاق انه لم یظهر ظهور کراماته لغیره من شیوخ الافاق (۱۳۴)

"آپ کی کرامات حد تواتر کو پہنچتی ہیں اور بالاتفاق یہ معلوم ہے کہ کائنات کے مشائخ میں سے کسی سے آپ جتنی کرامات ظہور پذیر نہیں ہوئیں۔"

سیدنا غوث اعظم کی کرامات دراصل حضور ﷺ کے معجزات ہیں جن کا ظہور آپ کے ذریعے ہوا--- ذیل میں ہم حضور ﷺ کے چند معجزات اور اسی نوعیت کی سرکار غوثیت مآب کی کرامات کا تذکرہ کرتے ہیں تاکہ اس حوالے سے آپ کی شان مظہریت کا اندازہ ہو سکے۔

برکت

معجزہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

ایک صاحب، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور طعام کی درخواست کی۔ فاطعمه شطر وسق من شعیر آپ ﷺ نے اسے آدھا وسق (تقریبا تین من) جو عطا کئے۔ فلا زال الرجل یاکله وامراته وضیفهما حتی کاله وہ صاحب خود، ان کی بیوی اور مہمان ایک عرصہ تک وہ جو کھاتے رہے، ایک دن انہیں ماپا (کہ کتنے باقی رہ گئے ہیں۔ اس کے بعد) جلد ہی وہ جو ختم ہو گئے تو) حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا: لولم تکله لاکلتم منه ولقام لکم اگر تم نہ ماپتے تو ہمیشہ کھاتے رہتے اور یہ کبھی ختم نہ ہوتے۔ (۱۳۵)

کرامت

ابو العباس احمد بغدادی بیان کرتے ہیں:

"ایک مرتبہ میں نے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کثرت اولاد اور تنگیٔ رزق کی شکایت کی ان دنوں بغداد میں قحط تھا۔ تب آپ نے مجھے تقریباً چوبیس کلو گندم عنایت کی اور فرمایا اسے مٹی کے برتن (بھڑولی) میں ڈال کر اوپر سے بند کر دینا اور ایک طرف سے کھول کر حسب ضرورت استعمال کرتے رہنا۔ اسے کھولنا نہیں۔ چنانچہ ہم اس میں سے پانچ سال تک کھاتے

رہے۔ ایک دن میری بیوی نے کھول کر دیکھا تو اسی قدر گندم پڑی تھی جتنی آپ نے عنایت فرمائی تھی۔ اور پھر ایک ہفتہ کے اندر اندر ختم ہو گئی--- میں نے حضرت کی خدمت میں اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا۔ لو ترکتموہ لاکلتم منه الی ان تموتوا۔ اگر کھول کر نہ دیکھتے تو زندگی بھر کھاتے رہتے اور وہ گندم ختم نہ ہوتی۔" (۱۳۶)

روشنی

معجزہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

"حضرت اسید بن حضیر اور ایک انصاری (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) رات دیر تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہے۔ جب باہر نکلے تو سخت تاریکی تھی۔ (کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا) اچانک ان کے آگے (شمع کی مانند) ایک نور چمکنے لگا جس کی روشنی میں وہ چلتے رہے۔ جب اس مقام پر پہنچے جہاں ان کا راستہ جدا ہونا تھا دوسرے ساتھی کے لئے بھی اسی طرح کا نور ظاہر ہو گیا۔" (۱۳۷)

کرامت

ایک رات حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے

مزار کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے۔ گھٹا ٹوپ اندھیرا تھا۔ آپ کسی پتھر، لکڑی یا دیوار کے قریب سے گزرتے تو انگلی کا اشارہ فرماتے وہ چاند کی مانند چمکنے لگتی جس کی روشنی میں چلتے رہتے۔ جب اس کی روشنی ختم ہونے لگتی تو آپ پھر کسی دوسری دیوار، پتھر یا لکڑی کی جانب اشارہ فرماتے وہ روشن ہو جاتی۔ یوں آپ نے تمام سفر اجالے میں طے فرمایا۔ (۱۳۸)

مردے زندہ کرنا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین زندہ ہو گئے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے والدین کریمین (رضی اللہ عنہما) کو زندہ فرمایا اور کلمہ پڑھایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سال ربه ان يحيى ابويه فاحيا هماله فآمنا به ثم اماتهما (۱۳۹)

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے اپنے والدین کریمین کو زندہ کرنے کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ کر دیا وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے پھر وصال فرما گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے والدین کو زندہ کرنا شرف صحابیت عطا فرمانے کے لئے تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بکری زندہ فرمادی

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ

اقدس پر بھوک کے آثار دیکھے، گھر جا کر اپنی بیوی کو بتایا اور کھانے کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے کہا صرف ایک بکری اور تھوڑے سے جو ہیں۔ حضرت جابر نے کہا جو کچھ بھی ہے ہم حضور کی خدمت میں حاضر کر دیں گے۔ بکری ذبح کی گئی۔ جب سالن اور روٹیاں تیار ہو گئیں تو انہیں ایک بڑے برتن میں ڈال کر حضور ﷺ کی خدمت میں لائے۔ آپ نے حکم دیا جابر! سب کو بلا لو۔ آپ نے صحابہ کو حکم دیا۔ ہڈیاں ثابت چھوڑ دینا سب نے سیر ہو کر کھا لیا مگر کھانا اتنا ہی باقی بچ رہا جس قدر حضرت جابر لے کر آئے تھے۔ حضور ﷺ نے ہڈیاں جمع کیں۔ فوضع یده علیها ثم تکلم بکلام لم اسمعه فاذا الشاة قد قامت تنفض اذنیها

ان پر دست مبارک رکھا اور اس پر کچھ پڑھا، بکری فوراً زندہ ہو کر کان جھاڑتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا جابر اپنی بکری لے جاؤ--- گھر جا کر آپ نے اپنی اہلیہ کو تمام ماجرا سنایا وہ بے ساختہ پکار اٹھی: اشهد انه رسول الله (۱۴۰) میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔

غوث اعظم کی کرامت سے شفا اور زندگی

شیخ ابو سعید قیلوی فرماتے ہیں:

الشیخ عبدالقادر یبرئ الاکمه والابرص ویحیی الموتی باذن الله (۱۴۱)

شیخ عبدالقادر جیلانی اللہ کے اذن سے مادر زاد اندھوں اور برص

والوں کو تندرست اور مردوں کو زندہ کرتے ہیں۔

مرغی زندہ ہو گئی

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت اپنے بچے کو تعلیم و تربیت کے لئے چھوڑ گئی۔ کچھ عرصے بعد وہ آئی تو اپنے بچے کو بھوک اور شب بیداری کے باعث نحیف و ناتواں پایا۔ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ دیکھا آپ مرغی تناول فرما رہے ہیں اور سامنے پلیٹ میں اس کی ہڈیاں رکھی ہیں۔ یہ دیکھ کر اس نے عرض کی آپ خود تو مرغی کھاتے ہیں جب کہ میرا بیٹا جو کی سوکھی روٹی؟ فوضع الشیخ یدہ علی تلک العظام وقال• قومی باذن اللہ الذی یحیی العظام وھی رمیم

آپ نے ان ہڈیوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اس اللہ کے اذن سے زندہ ہو جا، جو بوسیدہ ہڈیوں کو زندگی بخشتا ہے۔

فقامت الدجاجۃ سویۃ (۱۴۲) وصاحت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، عبدالقادر ولی اللہ۔

"مرغی فوراً زندہ ہو کر پکار اٹھی۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ (شیخ) عبدالقادر اللہ کے ولی ہیں"--- آپ نے فرمایا جب تیرا بیٹا اس مقام پر پہنچ جائے گا تو جو چاہے گا سو کھائے گا۔ (۱۴۳)

چیل زندہ ہو گئی

شیخ محمد بن قائد اوانی روایت کرتے ہیں:

"ایک مرتبہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مجلس وعظ پر ایک چیل

نے چلانا شروع کیا۔ آپ نے فرمایا۔ یاریح خذی راس هذه الحداة اے ہوا اس چیل کا سر لے لے۔ یہ فرمانا تھا اس کا سر تن سے جدا ہو گیا۔ آپ منبر سے نیچے اترے، اس کے سر اور دھڑ کو ملایا اور بسم اللہ شریف پڑھ کر ہاتھ پھیرا فحییت باذن الله وطارت تو چیل باذن الٰہی زندہ ہو کر اڑ گئی۔ (۱۴۴)

مردہ زندہ ہو گیا

ایک بار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کہیں تشریف لے جا رہے تھے آپ نے دیکھا کہ ایک مسلمان اور عیسائی آپس میں جھگڑ رہے ہیں۔ آپ نے سبب پوچھا تو مسلمان نے کہا یہ عیسائی کہتا ہے، عیسیٰ علیہ السلام افضل ہیں کیونکہ وہ مردوں کو زندہ کرتے تھے اور میں کہتا ہوں ہمارے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم افضل ہیں۔ آپ نے عیسائی کو فرمایا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک امتی ہوں، اگر میں مردہ زندہ کر دوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت تسلیم کر لے گا اس نے کہا ضرور۔ آپ نے فرمایا قبرستان میں کسی پرانی قبر کی نشاندہی کر، جسے میں زندہ کروں، اس نے ایک بوسیدہ قبر کی طرف اشارہ کیا۔ آپ نے فرمایا "قم باذنی" میرے حکم سے زندہ ہو جا۔ فانشق القبر وقام المیت حیا قبر شق ہو گئی اور مردہ زندہ ہو کر اٹھ کھڑا ہوا۔ یہ کرامت دیکھ کر عیسائی مسلمان ہو گیا۔ (۱۴۵)

قاسم

حضور سید عالم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام خزانوں کی چابیاں عطا فرمائیں اور اپنی نعمتوں کا قاسم بنایا۔ آپ فرماتے ہیں:

انما انا قاسم واللہ یعطی (۱۴۶)

اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور تقسیم میں کرتا ہوں۔

دوسری روایت میں ہے:

واللہ المعطی وانا القاسم (۱۴۷)

؎ رب ہے معطی، یہ ہیں قاسم
رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں (۱۴۸)

آپ ﷺ کی بارگاہ میں کوئی دنیا کا طالب آتا یا آخرت کا طلب گار حاضر ہوتا آپ اسے محروم نہ فرماتے۔ کسی کو مال و دولت عطا فرماتے، کسی کو جنت کی نوید سناتے، کسی کو درجات کی بلندی، کسی کو حافظہ، کسی کو صحت--- غرض اس صاحب جودو عطا کی بارگاہ کا فیض عام ہے۔ کسی کو براہ راست عطا فرماتے ہیں اور کسی کو علماء و اولیاء میں سے اپنے کسی خادم خاص کے ذریعے عنایت فرماتے ہیں--- جس طرح حقیقی معطی اللہ تعالیٰ ہے یونہی قاسم حقیقی آپ ہیں۔ ﷺ

؎ لا ورب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ ﷺ کی

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ اپنے جد کریم محمد مصطفیٰ ﷺ کے فیضان کرم

کے مظہر ہیں۔ آپ کی بارگاہ سے کوئی سوالی خالی نہ لوٹتا۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابن ابوالقاسم ہے
کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا

تیرہ افراد کی حاجت روائی

ایک بار سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنی مجلس میں فرمایا:

تم میں سے جو شخص کچھ بھی مانگنا چاہے مانگ لے عطا کیا جائے گا۔

مختار کل کے نائب جو ٹھہرے۔

یہ نوید سنتے ہی محفل میں سے شیخ ابوالسعود حریمی کھڑے ہو کر بارگاہ غوثیت میں عرض گزار ہوئے: میں ترک تدبیر واختیار چاہتا ہوں۔

شیخ محمد بن قائد اٹھے اور یوں اظہار تمنا کی: مجھے مجاہدہ پر قوت چاہئے۔

شیخ ابوالقاسم عمر بزاز نے کہا: مجھے خوف خدا عطا ہو۔

شیخ ابو محمد حسن فارسی نے فریاد کی: مجھے خدا کے ساتھ صاحب حال بنا دیجئے۔ چونکہ اس نعمت سے محروم ہو گیا ہوں' مجھے یہ چیز پہلے سے زیادہ ملنی چاہئے۔

شیخ جمیل نے عرض کیا: مجھے حفظ وقت کی ضرورت ہے۔

شیخ عمر غزال نے کہا: مجھے علم کی زیادتی چاہئے۔

شیخ خلیل صرصری نے عرض کی: میں چاہتا ہوں اس وقت تک مجھے موت نہ آئے جب تک مقام قطبیت پر فائز نہ ہو جاؤں۔

شیخ ابوالبرکات ہما عرض پرداز ہوئے: مجھے محبت الہیہ میں بے خودی درکار ہے۔

شیخ ابوالفتوح بن الخضری نے درخواست کی: مجھے قرآن وحدیث حفظ کرا دیں۔

شیخ ابوالخیر نے آرزو کی: مجھے ایسی معرفت درکار ہے کہ موارد ربانیہ و غیر ربانیہ میں تمیز کر سکوں۔

ابو عبداللہ نے خواہش کی: مجھے نائب وزیر کا درجہ چاہیے۔

ابو الفتوح ہبتہ اللہ عرض گزار ہوئے! مجھے دربان سرائی چاہیے۔

ابوالقاسم بن صاحب نے گزارش کی: مجھے باب عزیز کا حاجب بنا دیجئے۔

محفل میں سناٹا چھا گیا سبھی منتظر ہیں کہ حضور غوث پاک کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ آپ نے تمام کی آرزوئیں سن کر یہ آیت پڑھی:

کلانمد ھولاء وھولاء من عطاء ربک وما کان عطاء ربک محظورا۔

ہم سب کو مدد دیتے ہیں ان کو بھی اور ان کو بھی تمہارے رب کی عطا سے اور تمہارے رب کی عطا پر روک نہیں۔

راوی کہتا ہے خدا کی قسم ان لوگوں کو وہ تمام نعمتیں مل گئیں جو انہوں نے طلب کی تھیں۔ میں نے ہر شخص کو اسی مقام پر دیکھا جس کی اس نے حضور غوث پاک سے تمنا کی تھی۔

شیخ ابو السعود حسب منشا ترک اختیار کی انتہا کو پہنچے اور ان کا مرتبہ

بہت بلند ہو گیا۔

شیخ قائد کو مجاہدہ پر پورا اختیار مل گیا تھا وہ عمر کے آخری حصہ میں تقریباً چودہ سال زیر زمین مجاہدہ کرتے رہے۔ میں نے انہیں یہ کہتے سنا کہ میں نے بھوک کو بھوکا کر دیا ہے اور پیاس کو پیاسا۔ نیند کو سلا دیا اور بیداری کو بیدار کر دیا ہے۔ ڈر کو ڈرا دیا اور مصائب کو بھاگنے پر مجبور کر دیا ہے صرف اللہ میرے حکم پر غالب ہے۔

شیخ عمر بزاز خوف کے درجہ عالیہ پر پہنچے۔ ایک وقت ایسا آیا کہ آپ کے دماغ سے حلق تک خوف کی آواز آتی تھی۔

شیخ حسن فارسی پر جب غوث پاک نے نگاہ ڈالی تو مجلس میں بیٹھے ہی مضطرب ہو گئے۔ دوسرے دن میں نے ان سے حال دریافت کیا تو انہوں نے بتایا مدت سے سلب شدہ احوال قلبی جناب غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک ہی نظر سے واپس لوٹا دیئے۔

شیخ جمیل کو حفظ و مراعات نفس میں وہ چیزیں حاصل ہو گئیں جو میں نے دوسروں کے ہاں نہیں پائیں۔ وہ خلا میں اپنی تسبیح کے دانوں کو معلق کر دیتے تھے۔ بسا اوقات جب اپنی تسبیح کسی دیوار کی میخ سے لٹکا دیتے تو تسبیح دانہ دانہ ہو جاتی اور ایک ایک دانہ آپ کے ہاتھ تک اڑتا چلا آتا تھا۔

شیخ عمر غزال نے کئی قسم کے علوم ازبر کر لئے تھے۔ اپنی لائبریری کی ہزاروں کتابیں فروخت کر دیں۔ انہوں نے بتایا کہ اب مجھے ان کتابوں کی ضرورت باقی نہیں رہی کیونکہ یہ مجھے یاد ہو گئی ہیں۔

شیخ خلیل صرصری موت سے سات دن پہلے قطبیت کے مرتبہ پر فائز کر دیئے گئے۔

شیخ ابو البرکات پر جناب غوث اعظم نے ایک نگاہ ڈالی کہ وہ بیہوش ہو گئے۔ چند سال بعد مجھے بصرہ جانے کا اتفاق ہوا۔ میں ان کے پاس گیا اور گفتگو کرنا چاہی مگر انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے وہاں سے ہٹ کر ان کے سامنے بیٹھ کر دعا کی۔ اے اللہ جناب غوث پاک کے وسیلہ سے انہیں عقل لوٹا دے تاکہ وہ مجھ سے بات تو کر سکیں۔ چنانچہ وہ اٹھے اور میرے پاس آکر السلام علیکم کہا۔ میں نے پوچھا کس حال میں ہیں آپ؟ کہنے لگے بھائی! غوث پاک کی ایک نگاہ نے غیراللہ کی محبت سے بے نیاز کر دیا ہے۔ اب میرے نفس اور وجود کے سامنے دوسری کسی چیز کی اہمیت نہیں ہے۔ یہ کہتے ہوئے واپس اپنی جگہ چلے گئے۔ حتیٰ کہ اسی حال پر آپ فوت ہوئے۔

شیخ ابوالفتوح ابن الخضری نے چھ ماہ میں قرآن پاک حفظ کر لیا (جبکہ اس سے پہلے کوشش کے باوجود یاد نہیں ہو رہا تھا) سبعہ قرائت کے ماہر ہو گئے اور بہت سی کتب احادیث ازبر کر لیں۔

شیخ ابوالخیر (جو اس واقعہ کے راوی ہیں) کہتے ہیں کہ میرے سینے پر غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ہاتھ رکھا تو مجھے اسی وقت اپنے سینہ میں ایک نور آتا دکھائی دیا۔ اسی وقت سے مجھے حق و باطل میں فرق معلوم ہو گیا۔

ابو عبداللہ نائب وزیر کے عہدہ پر فائز ہو گئے۔

ابوالفتوح کو خلیفہ کے گھر کی تولیت مل گئی --- اور

ابوالقاسم کو خلیفہ کے دروازے کا حاجب مقرر کیا گیا--- یہ لوگ اپنے اپنے عہدوں پر طویل مدت تک رہے۔ (۱۴۹)

سم ولایت

شیخ اربلی قدس سرہ العزیز رقمطراز ہیں:

جب اللہ تعالیٰ کسی کو اپنا ولی بنانے کا ارادہ فرماتا ہے تو حکم دیتا ہے ان یاخذوہ الی حضور المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اسے محمد مصطفیٰ ﷺ کی خدمت میں پیش کرو۔ جب آپ ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں اسے پیش کیا جاتا ہے تو آپ ﷺ فرماتے ہیں: خذوہ الی ولدی السید عبدالقادر یری لیاقتہ واستحقاقہ بمنصب الولایۃ اسے میرے فرزند سید عبدالقادر کے پاس لے جاؤ تاکہ وہ اس کی قابلیت دیکھیں اور اس کا جائزہ لیں کہ یہ منصب ولایت کا مستحق ہے یا نہیں۔ حسب ارشاد عالی اسے دربار غوثیہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ آپ اسے قابل دیکھتے ہیں' تو اس کا نام دفتر محمدیہ میں رقم کر کے مہر لگا دیتے ہیں۔ پھر اسے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا جاتا ہے۔ فتطلع لہ خلعۃ الولایۃ فتعطی بید الغوث فیوصلھا الیہ پھر اس شخص کو سیدنا غوث اعظم کے دست مبارک سے خلعت ولایت عطا کی جاتی ہے تو وہ عالم غیب اور شہادت میں مقبول اور مسلم ہو جاتا ہے۔

فھذہ العھد ۃ متعلقۃ بحضر ۃ الغوث الی یوم القیامۃ

منصب ولایت پر تقرری کا یہ عہدہ تاقیامت حضرت غوث اعظم کے پاس رہے گا اور اس مقام میں کوئی ولی آپ کے مماثل اور شریک نہیں ہے۔ ففی کل عصر و زمان تستفیض من حضرتہ الاقطاب والغوث وجمیع الاولیاء سو' ہر زمانہ کے قطب' غوث اور تمام ولی آپ کی ذات سے مستفیض ہوتے رہیں گے۔

(۱۵۰)

کوئی سالک ہے یا واصل ہے یاغوث
وہ کچھ بھی ہو ترا سائل ہے یاغوث
تری جاگیر میں ہے شرق تا غرب
قلم رو میں حرم تا حل ہے یاغوث (۱۵۱)
یہ چشتی' سہروردی' نقشبندی
ہر اک تیری طرف آئل ہے یاغوث (۱۵۲)

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو قطبیت کبریٰ کا منصب جلیلہ قیامت تک کے لئے حاصل ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ العزیز نے اپنے آخری مکتوب میں اسے مفصل بیان کیا ہے۔ جس کا خلاصہ بیہقیؔ وقت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس سرہ تفسیر مظہری میں یوں تحریر فرماتے ہیں:

کمالات ولایت کے قطب ارشاد حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔

مابلغ احدمن الامم السابقۃ درجۃ الاولیاء الابتوسط روحہ

رضی اللہ تعالی عنه ثم کان بتلک المنصب الائمة الکرام ابنائه الی الحسن العسکری و عبدالقادر الجیلی ومن ثم قال "ووقتی قبل قلبی قد صفالی" وهو علی ذالک المنصب الی یوم القیامة ومن ثم قال (شعر)

افلت شموس الاولین وشمسنا
ابدا علی افق العلی لاتغرب (۱۵۳)

پہلی امتوں میں جسے بھی ولایت ملی حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کی روح کے توسط سے نصیب ہوئی۔ پھر یہ منصب آپ کے صاجزادگان سے امام حسن عسکری تک ائمہ اہل بیت اطہار کو ملا اور پھر (امام حسن عسکریؑ کے بعد) یہ منصب شیخ عبدالقادر جیلانی کو تفویض ہوا۔ اس لئے آپ فرماتے ہیں۔ میری روحانی حالت میرے قلب و قالب (جسم) کے پیدا ہونے سے پہلے ہی برگزیدہ و مصفی تھی۔ اب قیامت تک یہ منصب شیخ عبدالقادر جیلانی کے پاس رہے گا۔ اس کا اظہار آپ نے اپنے (درج بالا) شعر (افلت شموس--- الخ) میں فرمایا جس کا ترجمہ کچھ یوں ہے۔

ہوئے غروب آفتاب اقطاب اولیں کے، مگر ہمیشہ
بلندیوں کے افق پہ چمکے گا نیرِ ضوفشاں ہمارا

(صاجزادہ نصیرالدین گولڑوی)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کہتے ہیں۔

سورج اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے
افق نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا (۱۵۴)

حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں:

تا آں کہ نوبت بحضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ رسید وچوں نوبت بایں بزرگوار شد، منصب مذکور باو مفوض گشت ومابین ائمہ مذکورین وحضرت شیخ ہیچ کس بریں مرکز مشہود نمی گردد، ووصول فیوض وبرکات دریں راہ بہر کہ باشد از اقطاب ونجباء بتوسط شریف او مفہوم می شود، چہ ایں مرکز غیراو رامیسر نہ شدہ۔ (۱۵۵)

"ولایت اور قرب کا خصوصی اور مرکزی مقام ائمہ اہل بیت سے منتقل ہو کر جب شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے حوالے ہوا تو یہ مقام آپ سے مختص ہو گیا۔ آپ کے اور ائمہ اہل بیت کے درمیان کوئی شخص بھی اس مرکز پر جلوہ گر نہیں ہوا۔ اب اس راہ (قرب وولایت) میں اقطاب ونجباء سب کو آپ ہی سے فیض حاصل ہوتا ہے کیونکہ یہ مرکز آپ کے سوا کسی کو میسر نہیں ہوا۔"

اب سیدنا غوث اعظم کے وصال کے بعد بھی جس کسی کو فیض ملتا ہے وہ آپ ہی کی وساطت سے نصیب ہوتا ہے۔ علامہ محمود آلوسی علیہ الرحمہ تفسیر روح المعانی میں رقمطراز ہیں:

فنال مرتبة القطبية على سبيل الاصالة فلما عرج بروحه القدسية الى اعلى عليين نال من نال بعده تلك الرتبة على

سبیل النیابة عنه فاذا جاء المہدی ینالہا اصالة کما نالہا غیرہ من الائمة رضوان الله تعالی علیہم اجمعین (۱۵۶)

"ائمہ اہل بیت کے بعد سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ قطبیت کبریٰ کے منصب پر فائز ہوئے۔ اصل قطب آپ ہی ہیں آپ کے وصال کے بعد بھی ہر قطب آپ کا نائب ہے۔ پھر قیامت کے قریب امام مہدی تشریف لائیں گے تو وہ بالا صالہ قطب ہوں گے۔"

رفعت ذکر

اللہ جل وعلا نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے آپ کے لاڈلے فرزند سیدنا غوث اعظم کو عالمگیر محبوبیت، دائمی شہرت اور رفعت ذکر سے نوازا، اب تا قیام قیامت آپ کے نام نامی کے چرچے ہوتے اور آپ کی عظمت کے ڈنکے بجتے رہیں گے۔ چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں:

طبولی فی السماء والارض دقت
وشاوس السعادة قد بدا لی (۱۵۷)

آسمان اور زمین میں میرے نام کا ڈنکا بجتا ہے۔ سعادت کے نقیب میرے لئے ظاہر ہو گئے ہیں۔

(دوسرے مصرعہ کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ تجلیات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری رہنمائی فرماتی ہیں)

انا الجیلی محی الدین اسمی
واعلامی علی راس الجبال (۱۵۸)

میں جیلانی ہوں اور محی الدین میرا نام ہے۔ میرے فیوض و برکات و کرامات اور میری عظمت و شہرت کے جھنڈے پہاڑوں کی چوٹیوں پر لہرا رہے ہیں۔

کچھ ملائک بھی ہیں قدرت کی طرف سے مامور
کوہ شہرت پہ بجاتے ہیں جو ڈنکا تیرا (۱۵۹)

آپ کی یہ عالمگیر شہرت، آپ کے نام نامی کا چرچا اور فیوض و برکات کا سلسلہ گنبد خضراء کے مکین کا صدقہ ہے۔ سارے کمالات کا مرکز حضور ﷺ ہیں اور آپ کے کمالات کے مظہر و قاسم سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

وعبدالقادر المشہور اسمی
وجدی صاحب العین الکمال (۱۶۰)

میرا مشہور و معروف نام عبدالقادر ہے اور میرے جد امجد (سرور کائنات محمد مصطفیٰ ﷺ) مرکز و سرچشمہ کمالات ہیں۔

بندہ قادر کا ہے تو اور ہے قادر کو دوام
ہم رہیں یا نہ رہیں نام رہے گا تیرا (۱۶۱)

سیدنا غوث اعظم کو یہ مراتب جلیلہ، مدارج علیا اور سدا بہار مقبولیت حضور سید عالم ﷺ کے فیضان نظر اور آپ کی خصوصی تربیت و سرپرستی سے نصیب ہوئی۔ آپ خود فرماتے ہیں:

فمن فی رجال اللہ نال مکانتی
وجدی رسول اللہ فی الاصل ربّانی (۱۶۲)

مردان خدا (اولیاء اللہ) میں سے کوئی بھی میرے مرتبے کو نہیں پا سکا (کیونکہ) میرے جد امجد رسول اللہ ﷺ میرے (سرپرست اور) مربی ہیں۔

اس مصطفوی فیضان سے آپ کو ایسی ہمہ گیر مقبولیت، عالمگیر محبوبیت اور دائمی شہرت نصیب ہوئی کہ دنیا میں بڑے اولیاء گزرے ہیں مگر "غوث اعظم" آپ ہی کا لقب ہے۔ پیر بہت ہوئے ہیں مگر پیر پیراں کا خطاب آپ ہی کو سجتا ہے۔ غوث اعظم اور پیر پیراں کے القاب سنتے ہی فوری طور پر آپ ہی کا خیال آتا ہے۔

ایصال ثواب کی مجالس تو بے شمار ہوتی ہیں مگر تمام علاقوں میں، تمام سلاسل کے بزرگ، ہر ماہ گیارہویں آپ ہی کی کرتے ہیں اور آپ کی عظمت و بزرگی کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کا ذکر بلند سے بلند تر ہوتا چلا جائے گا۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں:

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
ذکر اونچا ہے ترا بول ہے بالا تیرا
مٹ گئے، مٹتے ہیں، مٹ جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا
تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا (۱۶۳)

اور صاحب "ورفعنا لک ذکرک" محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم سے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے فیوضات کا سورج ہمیشہ ہمیشہ جگمگاتا رہے گا۔ جیسا کہ آپ کا ارشاد ہے:

افلت شموس الاولین وشمسنا
ابدا علی افق العلی لاتغرب (۱۶۴)

"پہلے لوگوں کے آفتاب کمال غروب ہو گئے جب کہ ہمارا آفتاب اجلال، عزت و حشمت کے آسمان پر ہمیشہ درخشاں رہے گا اور کبھی غروب نہ ہو گا۔"

بخدا ملک ولایت میں رسالت کے بعد
حشر تک کا جو زمانہ ہے وہ تنہا تیرا (۱۶۵)

اللہ رب العزت جل جلالہ و عم نوالہ اپنے محبوب و مقرب بندے، مظہر مصطفیٰ، وارث رسول اللہ، سیدنا غوث الوریٰ (علیٰ جدہ و علیہ السلام) کا مقام و مرتبہ سمجھنے اور ان کی سیرت طیبہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے اور نور معرفت، ایمان پر استقامت اور دنیا و آخرت میں اپنے خاص اور مقرب بندوں کی معیت نصیب فرمائے------امین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ و علی الہ و اصحابہ و ابنہ الغوث الاعظم و سائر اولیاء امتہ و علماء ملتہ اجمعین

****
****

حوالہ جات

جس کی منبر ہوئی گردنِ اولیاء
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

1- سورہ انشراح:4
2- علامہ تقی الدین سبکی، التعظیم والمنة فی لتومنن به ولتنصرنه بحوالہ جواہر البحار للنبہانی، بیروت ج 1 ص 363
3- آل عمران:81
4- امام احمد بن محمد قسطلانی، المواہب اللدنیہ / محمد بن عبدالباقی، زرقانی علی المواہب، مصر ج 1 ص 40
5- شیخ عبدالحق محقق دہلوی، مدارج النبوۃ، نو لکشور لکھنؤ، ج 1 ص 115
6- شیخ شرف الدین محمد، بوصیری، قصیدہ بردہ، تاج کمپنی ص 12، 13
7- شیخ ولی الدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب، مشکوٰۃ المصابیح، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص 34
8- شیخ نجم الدین عمر النسفی، العقائد / علامہ سعدالدین تفتازانی، شرح العقائد، ملک سراج الدین اینڈ سنز لاہور ص 107
9- امام ابو شکور سالمی، تمہید، تعلیمی پریس لاہور ص 75
10- امام جلال الدین سیوطی، خصائص کبریٰ، مطبعة المدنی، ج 3 ص 219 / شیخ عبدالکریم الجیلی، الکمالات الالہیہ فی الصفات المحمدیہ،

بحوالہ جواہر البحار للنبہانی ج1 ص 247/ عبدالوہاب شعرانی، کشف الغمہ عن جمیع الامہ، مصطفیٰ البابی مصر ج 2 ص 44

-11 یونس: 63

-12 فاطر: 28

-13 مشکوۃ المصابیح ص 27

-14 امام محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری، اصح المطابع ج 2 ص 757

-15 صاحبزادہ سید نصیرالدین نصیر گولڑوی، نام و نسب، پاکستان انٹرنیشنل پرنٹرز ص 738

-16 امام نورالدین ابوالحسن علی بن یوسف الشطنوفی، بہجۃ الاسرار، مصطفیٰ البابی مصر ص 22

-17 ایضاً ص 18

-18 ایضاً ص 22

-19 الشیخ عبدالقادر جیلانی، قصیدہ غوثیہ، آرمی پریس لاہور ص 7

-20 اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی، حدائق بخشش، گلزار عالم پریس لاہور ج 2 ص 10

-21 انشراح: 4

-22 المواہب اللدنیہ / زرقانی، ج1 ص 46

-23 امام محمد المہدی بن احمد الفاسی، مطالع المسرات، مطبع تازیہ ص 129، 221

-24 صوفی نصیرالدین ہاشمی، مظہر جمال مصطفائی، لاہور، ص 57

25- سیدنا غوث اعظم، قصیدہ، حاشیہ بہجۃ الاسرار ص 223

26- حدائق بخشش، کتب خانہ اہل سنت، پٹیالہ، ج 3 ص 71

27- محمد حسن صابری، رامپوری، تواریخ آئینہ تصوف، لاہور آرٹ پریس لاہور ص 452

28- شیخ عبدالقادر اربلی، تفریح الخاطر، مصطفیٰ البابی مصر ص 28

29- ایضاً ص 13، 14

30- ایضاً ص 22

31- ایضاً ص 26

32- بہجۃ الاسرار ص 4

33- حدائق بخشش ص 4

34- ایضاً ص 6

35- مولانا عبدالرحمٰن جامی، شواہد النبوۃ، عمدۃ المطابع دہلی ص 36

36- تفریح الخاطر ص 12

37- ایضاً ص 12

38- مولانا عبدالرحمٰن جامی، شواہد النبوۃ ص 36

39- تفریح الخاطر ص 13

40- حافظ برکت علی، کلام الاولیاء فی شان سلطان الاولیاء، لاہور ص 16

41- امام احمد رضا بریلوی، فتاویٰ کرامات غوثیہ، دارالفیض گنج بخش لاہور

42- امام محمد بن عبدالباقی، زرقانی، مصر، ج1 ص 112

43- تفریح الخاطر ص 13

44- سید احمد زینی دحلان، السیرۃ النبویہ، طبع بیروت ج1 ص 37

45- تفریح الخاطر ص 12، 13

46- مطالع المسرات، ص 99

47- بہجۃ الاسرار ص 54، 55

48- امام ابو عبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی، دلائل الخیرات، انجمن حزب الرحمٰن بصیرپور ص 23

49- الطور:48

50- الشوریٰ:13

51- بہجۃ الاسرار ص 21

52- المائدہ:67

53- الطور:48

54- بہجۃ الاسرار ص 10

55- اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی، الزمزمۃ القمریۃ فی الذب عن الخمریۃ، دین محمدی پریس لاہور ص 23

56- النجم:3

57- امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی، سنن ابوداؤد، اصح المطابع ص 514

58- حدائق بخشش

59- بہجہ الاسرار ص 21

60- شیخ عبدالحق محقق دہلوی' اخبار الاخیار' مجتبائی دہلی ص 15

61- غوث اعظم سید عبدالقادر جیلانی' قصیدہ' برحاشیہ بہجۃ الاسرار ص 223

62- نام ونسب ص 38

63- علامہ محمد بن یحیٰ جلبی' قلائد الجواہر' مصطفٰی البابی مصر ص 18/ بہجۃ الاسرار ص 95

64- بہجۃ الاسرار ص 25'26/ قلائد الجواہر ص 13

65- اخبار الاخیار ص 13

66- حدائق بخشش ج 2 ص 7

67- امام ابوالحسین مسلم بن الحجاج القشیری' صحیح مسلم' اصح المطابع دہلی ج 1 ص 352

68- بہجۃ الاسرار ص 21

69- حدائق بخشش ص 4

70- علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی' جواہر البحار' بیروت ج 1 ص 290

71- امام جلال الدین سیوطی' خصائص کبریٰ' مطبعہ المدینہ ج 2 ص 319

72- ایضاً ج 2 ص 316

73- امام یوسف بن اسماعیل نبہانی' جامع کرامات اولیاء' دارالفکر

بیروت ج 2 ص 202

74- شیخ عبدالقادر جیلانی، غوث اعظم، فتوح الغیب، مطبع نو لکشور ص 99

75- شیخ عبدالحق محقق دہلوی، شرح فتوح الغیب، مطبع نو لکشور ص 99، 100

76- سیدنا غوث اعظم جیلانی، قصیدہ غوثیہ، ص 4

77- ایضاً

78- ایضاً

79- ایضاً

80- ایضاً ص 5

81- ایضاً ص 6

82- حدائق بخشش ج 2 ص 9

83- الانبیاء: 107

84- الاحزاب: 45

85- امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی، محمد سعید اینڈ سنز کراچی ج 2 ص 66/ مشکوٰۃ المصابیح ج 2 ص 457

86- علامہ احمد شہاب الدین خفاجی، نسیم الریاض فی شرح الشفا لقاضی عیاض، مطبعہ عثمانیہ ج 2 ص 224/ شیخ علاؤالدین علی المتقی کنزالعمال، دائرۃ المعارف حیدر آباد، ج 6 ص 105

87- علامہ محمد اقبال، اسرار و رموز، مطبع غلام علی پرنٹرز، ص 168

88- بہجۃ الاسرار ص 24

89- ایضاً ص 24

90- قصیدہ غوثیہ ص 6

91- مولانا فیض احمد فیض، مہر منیر، پاکستان انٹرنیشنل پرنٹرز لاہور ص 40

92- السبا:28

93- الاعراف:158

94- الفرقان:1

95- صحیح مسلم، ج1 ص 199

96- بہجۃ الاسرار ص 23

97- حدائق بخشش ج 2 ص 8

98- امام محمد بن عیسیٰ ترمذی، شمائل ترمذی، سعید اینڈ سنز کراچی ص 3/
مشکوٰۃ المصابیح ج 2 ص 517

99- صحیح مسلم ج1 ص 351

100- قصیدہ غوثیہ ص 3

101- بہجۃ الاسرار ص 23

102- مطالع المسرات ص 129

103- بہجۃ الاسرار ص 23

104- ایضاً ص 24

105- حدائق بخشش ج 2 ص 66، 65

106- شیخ اسماعیل حقی، تفسیر روح البیان، عثمانیہ ج 7 ص 198

107- حدائق بخشش ج 1 ص 82

108- قصیدہ غوثیہ ص 2

109- قصیدہ غوثیہ ص 8

110- شیخ شہاب الدین ابو عبداللہ یاقوت الحموی، معجم البلدان، دار صادر، بیروت، ج 4 ص 35

111- بہجۃ الاسرار ص 27/ علامہ شیخ احمد بن حجر ہیتمی مکی، فتاویٰ حدیثیہ، مطبعہ الاسرار المعاہد القاہرہ ص 223

112- زرقانی، شرح المواہب، ج 6 ص 50

113- امام احمد بن حنبل، مسند امام احمد، دار صادر بیروت ج 1 ص 281

114- بہجۃ الاسرار ص 8

115- بہجۃ الاسرار ص 8، 9/ مولانا عبدالرحمٰن جامی، نفحات الانس، لکھنؤ، ص ۵۸۴

116- حدائق بخشش ج 2 ص 37

117- حکیم محمد موسیٰ امرتسری، مقدمہ شرح قصیدہ غوثیہ، نوری بکڈپو لاہور ص 10

118- حدائق بخشش ج 2 ص 72

119- بہجۃ الاسرار ص 9

120- تفریح الخاطر ص 20

121- حدائق بخشش ج 2 ص 80

122- تفریح الخاطر ص 20

123- القلم:4

124- اخبار الاخیار ص 17

125- ایضاً ص 18

126- امام عبدالوھاب شعرانی، کشف الغمہ عن جمیع الامہ، مصر، ج 2 ص 51

127- امام عبدالوھاب شعرانی، طبقات کبریٰ، مصر، ج 1 ص 109

128- قلائد الجواہر ص 19

129- علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی، جامع کرامات اولیاء، دارالفکر بیروت ج 2 ص 203

130- النساء: 174

131- النساء: 77

132- الکوثر:1

133- سلیمان بن عمر جمل، الفتوحات الالہیہ (تفسیر جمل) عیسیٰ البابی مصر ج 4 ص 594/ ابو عبداللہ محمد بن احمد قرطبی تفسیر قرطبی، دارالکاتب العربی قاہرہ ج 20 ص 217

134- امام ابو محمد عبداللہ بن اسعد الیافعی، مراۃ الجنان، دائرہ المعارف حیدر آباد دکن ج 3 ص 356

135- صحیح مسلم، ج 2 ص 246

136- بہجۃ الاسرار ص 66

137- صحیح بخاری ج 2 ص 538

138- قلائد الجواہر ص 77

139- امام جلال الدین سیوطی، مسالک الحنفاء، دائرالمعارف حیدر آباد دکن ص 57/ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی، حجۃ اللہ علی العالمین، مکتبہ نوریہ رضویہ لائل پور ص 412

140- حافظ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی، دلائل النبوۃ، دائرۃ المعارف حیدر آباد، دکن ج 3 ص 224

141- بہجۃ الاسرار ص 63

142- فتاویٰ حدیثیہ ص 215/ بہجہ الاسرار ص 65/ بدر عالم میرٹھی، حاشیہ فیض الباری مطبع حجازی قاہرہ ج 2 ص 61

143- قلائد الجواہر ص 37

144- بہجۃ الاسرار ص 65/ فتاویٰ حدیثیہ ص 215/ محمد انور شاہ کشمیری، فیض الباری ج 2 ص 61

145- تفریح الخاطر ص 16

146- صحیح بخاری ج 1 ص 16/ صحیح مسلم ج 1 ص 333

147- صحیح بخاری ج 1 ص 439

148- احمد رضا، فاضل بریلوی، اعلیٰ حضرت، الاستمداد، ندرت پرنٹرز لاہور، ص 34

149- بہجۃ الاسرار ص 31

150- تفریح الخاطر ص 38، 39

151- حدائق بخشش ج 2 ص 6، 7

152- ایضاً ص 10

153- قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی، تفسیر مظہری، جید برقی پریس دہلی ج 2 ص 120

154- حدائق بخشش ج 1 ص 6

155- شیخ احمد سرہندی، مجدد الف ثانی، مکتوبات امام ربانی، نو لکشور لکھنؤ ج 3 ص 248

156- سید محمود آلوسی، روح المعانی، احیاء التراث العربی بیروت، ج 22 ص 19

157- سیدنا غوث اعظم، قصیدہ غوثیہ، ص 6

158- ایضاً ص 8

159- نام ونسب ص 739

160- قصیدہ غوثیہ ص 8

161- نام ونسب ص 739

162- سیدنا غوث اعظم، قصیدہ، حاشیہ بہجۃ الاسرار ص 215

163- حدائق بخشش، ج 1 ص 8

164- شیخ عبدالقادر جیلانی، قصیدہ، بہجۃ الاسرار ص 235

165- نام ونسب ص 739

جانشین فقیہ اعظم، صاحبزادہ مفتی محمد محب اللہ نوری کی ایمان افروز تالیفات

- گستاخ رسول ﷺ کا شرعی حکم
- رحمتہ للعلمین کا پیغام امن
- افضلیت مصطفیٰ علیہ التحیہ و الثنا عقل و نقل کے پیمانے میں
- ظہور نور
- میلاد النبی۔۔۔صاحب میلاد کی کرم نوازیاں
- افضلیت مدینہ منورہ
- اسلام اور تصوف
- فتاویٰ نوریہ (ترتیب و تبویب)
- میلاد النبی ﷺ، (صفحات:426)
- قرعہ مبارکہ (فال نامہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ) اردو ترجمہ
- بشائر الخیرات (اردو ترجمہ مع عربی متن)
- مخزن صدق و صفا
- باب مدینہ العلم
- ورفعنالک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
- فقیہ اعظم۔۔۔پیکر شفقت

تصنیف

فتاویٰ نوریہ

حضرت فقیہ اعظم قدس سرہ العزیز

- فقہ حنفی کا عظیم انسائیکلوپیڈیا۔ جدید وقدیم مسائل کا حسین مجموعہ۔
- علماء، فقہاء، وکلاء، طلباء، اور مدرسین و محققین کیلئے فقہی و قانونی سرمایہ۔
- ایک مینارۂ نور، عوام و خواص کی شرعی ضروریات کا کفیل۔